www.novelsclubb.com
تمناؤں
کا
تعاقب
از قلم پاکیزہ
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

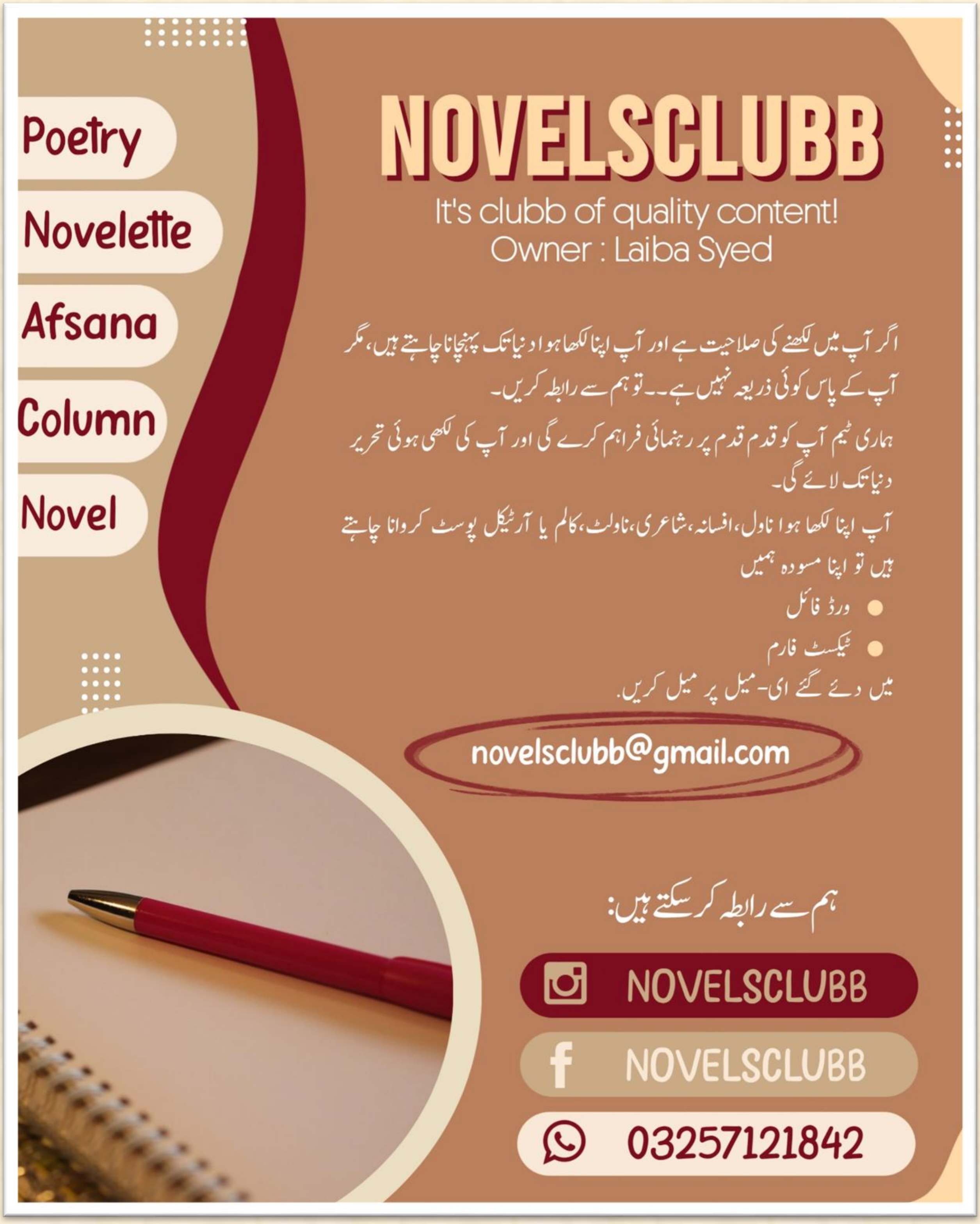
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تمناؤں کا تعاقب

از قلم

پاکیزہ اسلم

ناول "تمناؤں کا تعاقب" کے تمام جملہ حق لکھاری "پاکیزہ اسلم" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ
کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت
درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا
استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔
کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

تمناؤں کا تعاقب

از قلم : پاکیزہ اسلم

باب اول : فیری ٹیل

یہ الفاظ دماغوں میں صرف پریوں کا تصور دیتا ہے

جہاں ہر لڑکی کے لیے شہزادہ آجاتا ہے

اور مشکلات کی مدت ہوتی ہے

کہانوں میں کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے

سہارے کے لیے بھی اور حل کے لیے بھی

مگر حقیقت اس کے بر عکس ہے

انسان کے مسئلے کا بہترین حل وہ "خود" ہے

زندگی میں موجود نہیں ہوتے

نہ حل کے لیے نہ سہارے کے لیے

انسان اپنا مسیحا خود ہوتا ہے

زندگی کے لوگ فیری ٹیل جیسے نہیں ہوتے

وہ زہر سے بچانے کی بجائے زہر دیتے ہیں

اور نہ ہی کوئی زندگی میں آپکی تلاش کے لیے

اپنی طاقت اور وقت ضائع کرتا ہے نہ کوئی

آپ کی خواہش کی وجہ سے اپنی زندگی مشکل کرتا

بلکہ آپ کی زندگی مشکل کر دیتا ہے

زندگی اور فیری ٹیل مختلف ہے

بالکل برعکس

☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ 9 نومبر ء

وہ کمرے میں بیڈ پر سینے کے بل لیٹی لیپ ٹوپ میں نیٹ فلکس کی سیریز دیکھ رہی تھی وہ

لاہور کے نجی لاء کالج کی طلبا تھی وہ کوئی ایکسرا ارڈینیزی سٹوڈنٹ نہیں تھی نہ اس کا شمار بیک

بینچرز میں تھا لاء کالج میں اس کا پانچوں سال تھا وہ ایسی لڑکی تھی جس نے خواہشات کے

حصول کے لیے گھر چھوڑا کیونکہ اس کی فیملی اس کے حق میں نہیں تھی گھر سے آنے کے بعد اس کی فیملی نے اس سے رابطہ نہیں کیا اور نہ اس نے کبھی کوشش کی وہ خوش تھی اس زندگی سے اور آزادی کس کو سکون نہیں دیتی... جس فلیٹ میں وہ مقیم تھی اس میں دو کمرے لاؤنج اور اوپن کچن تھا اس کے کمرے کا زیادہ حصہ پرپل کلر پر مشتمل تھا۔ کمرے کی بالکنی سے آدھے لاہور کا منظر نظر آتا تھا شام کے وقت بادشاہی مسجد کا منظر۔

☆☆☆☆

صبح صبح اس کا الارم پاگلوں کی طرح بول بول کر خاموش ہو گیا دوبارہ بل بجنے پر اسکی آنکھ کھلی ٹی وی دیکھتے وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور واش روم کی طرف بھاگی برش پر ٹوتھ پیسٹ لگا کر برش کرنے لگی برش کرنے کے بعد اپنا سفید کرتا لیا اور فریش ہونے گئی یونیفارم کے ساتھ اس کا بلیک کوٹ اور اس کی سنوڈنٹ آئی ڈی موجود تھی جس پر اس کا رول نمبر اور نیم مِنشن تھا"

ریئسہ ارسلان احمد "مستقبل کی ایڈوکیٹ رئیسہ ارسلان احمد، تیاری کرنے کے ساتھ ساتھ

وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی جلدی کر یار نہیں تو آج پھر کلاس سے باہر ہو گی ہیزل براؤن

آنکھوں پر مسکارا لگایا، ٹنٹ گالوں اور ہونٹوں پر لگا کر ٹیل پونی کرنے کے ساتھ اپنے جوتے

پہنے دوپٹہ لیا کوٹ بازو پر رکھا اور باہر کو چلی گئی، کچن میں آکر بریڈ کے پیسز منہ میں ڈالے

جو آدھے منہ میں اور آدھے باہر تھے گھر کی چابیں لی اور چلی گئی- ابھی ایک فلور کی سیڑھیوں پر

تھی وہ روک گئی شاید کچھ میں تھا میں کیا بھول گئی ہوں ..

ارے پھر سے نہیں، وہ سخت بدمزہ ہوئی دوبارہ گھر آنے پر اس نے بیگ اور لیپ ٹوپ لیا

اور دوباہ کالج کے لیے نکل گئی جس وقت وہ کالج پہنچی دس بجنے میں دس منٹ تھے ٹیم دیکھتے

اس نے گہری سانس لی،

ریلیکس رئیسہ ،اٹینڈنس میٹر کرتی ہے تھوڑی سی انسلٹ سے بندے کا کیا جاتا ہے،اس کا

رول نمبر آخر میں تھا پانچ سالوں چند کلاسز بھی رئیسہ نے وقت پر لی ہوں گی شاید پانچ سالوں

میں پاکستان کی حکومت دو بار بدل جاتی ہے پر رئیسہ کا بہانہ نہیں بدلا تھا

سرے آئی کم ان،اس کی آواز پر پروفیسر کے ساتھ ساری کلاس متوجہ ہوئی اس کا انداز

عام تھا یہ روز کا معمول تھا اب تو عادت ہو گئی تھی سب کو

جی جی کیوں نہیں آپ کی پرسنل پراپرٹی ہے آپ کو کون روک سکتا ہے،طنزیہ لہجہ۔

پروفیسر حماد عباس اس کی کلاس انچارج اور لیکچرار تھے

شکریہ سر،وہ اندر داخل ہوتی کہ پروفیسر کی آواز دوبارہ آئی

محترمہ رئیسہ ارسلان صاحبہ اگر آپ کی شان میں گستاخی معاف ہو تو کیا آپ بتانا پسند

کرے گی کہ آپ آج پھر کیوں لیٹ ہوئی ؟،انہوں نے بہت ضبط سے پوچھا تھا

وہ سرمیری بس لیٹ ہو گئی تھی، ہمیشہ کی طرح ایک ہی جواب

واللہ عالم! پاکستان کی پولیس وقت پر آسکتی ہے پر تمہاری بس نہیں، کم ان.. کم سے کم وہ

رئیسہ کو باہر کھڑا نہیں کر سکتے تھے

تم نے اسئنمنٹ بنائی کیا نیکسٹ لیکچر والی ؟آج لاسٹ ڈیڈ ہے۔۔

سیٹ پر آنے بعد اس کی دوست نے سوال کیا؟

ہمم بنائی ہے پر اگلی بار گروپ اسئنمنٹ تم میں سے بنائے گا کوئی؟

اس کا گروپ پانچ لوگوں پر مشتمل تھا تین لڑکیاں اور دو لڑکے شہریار، ہادی عالیہ اور

عنایہ یہ وہ چاروں امیر فیملی سے تھے ان کی فیملی کے تعلقات حکومت سے بہت حد تک تھے

رئیسہ ان سے بہت سی فیور لے سکتی تھی اس لیے وہ ان میں شامل تھی وہ مطلب کے بنا کسی

سے رابطہ نہیں رکھتی تھی اور نہ کوئی دوست اس کا راز دار تھا اسے لوگوں کی آنکھوں موجود

ہمدردی سے نفرت تھی کلاسز لینے کے بعد وہ کینٹین گئی وہاں سے کافی اور سینڈوچ لے کر

گیٹ کی طرف بڑی اپنے نام کی آواز پر اس کے قدم تھے پیچھے مڑ کر دیکھا ہادی نے اس نے

پکارا تھا

کوئی کام تھا کیا، بیزار سی آواز

نہیں تو، کہیں جا رہی ہو کیا؟، ہادی نے اس کا لہجہ اگنور کیا تھا

اُخری اطاعات کے مطابق تم میرے سرپرست نہیں ہو اور اگر میں کہی جاؤ بھی تو"

تمہیں "جوابدہ نہیں ہوں، اور ہاں یاد آنے پر وہ مڑی پہلی بات تو یہ کے مجھے بلاوجہ مخاطب

مت کرنا اور آئندہ میرا نام مت لینا صرف "مس ارسلان "ہم خدا حافظ

جب پتا ہے کہ کیسی ہے وہ تو کیوں بلاتے ہو اسے، یہ آواز عالیہ کی تھی

وہ جواب میں خاموش رہا

اس کی نظریں اس طرف تھی جہاں سے رئیسہ گئی تھی

اب یہ نہیں کہنا کہ وہ پسند تمہیں

یہ الفاظ عنایہ کے تھے

وہ ہنس کر بات بدل گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

کالج کے بعد وہ سیدھا آفیس جاتی تھی چند منٹ چلنے کے بعد اس کا آفیس تھا وہ ڈپٹی کمشنر کے آفیس میں ڈیٹا اینٹری کا کام کرتی اور اس کے علاوہ، وہ فری لانسر تھی یہ جاب اس کی مجبوری نہیں ضرورت تھی پیسوں کے لیے نہیں تعلقات کی وجہ سے شہر کے بہت سے وی آئی پیز کے ریکارڈز جس کی کوپی کمشنر کے علاوہ اس کے پاس موجود تھی اس کے مطابق "مرد وہ بھی سرکاری ملازم اور بے ایمان نہ ہونا ممکن" اپنی غلطی ماننا اس کی ڈکشنری میں شامل

نہیں تھا۔ جس اعتماد سے وہ جھوٹ بولتی تھی اتنا صاف تو کوئی سچ بھی نہ بولے لوگوں کو اتنا

یقین اپنے سچ پر نہیں ہوتا ہوگا جتنا رئیسہ ارسلان کو اپنے جھوٹ پر تھا اور ایک میان میں دو

تلواریں نہیں رہ سکتی نا کہ بندہ وکیل ہو اور سچا ہو، آفیس آکر ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ اپنے نام

کی آواز پر وہ سخت بدمزہ ہوئی

مس اس کی نظریں فون پر تھی وہ شاید وائی فائی کنیکٹ کرنے کی کوشش میں تھی

رئیسہ، سوری مس ارسلان آپ کو کمشنر سر نے آفیس میں بلایا ہے، وہ آواز کمشنر کے پی اے

کی تھی

حیدر (پی اے) جاؤ۔ میں آ رہی ہوں، وہ اس کے سر پر کھڑا تھا اس نے دوبارہ اس کو دیکھا،

جو ابھی بھی وہاں موجود تھا

انھوں نے بولا ہے ضروری کام ہے جلدی آئے آپ، کیا ہے، اب ایسا بھی کیا ضروری کام

ہے، بولتے ساتھ وہ کمشنر کے آفیس کی طرف بڑی

جی آپ نے بلایا سر۔

بنا دستک کے وہ اندر داخل ہوئی

جی کل جو آپ کو ای میل کا کہا تھا کل آپ نے وہ کام کر دیا، مصروف سا انداز

جی وہ تو کل ہی کر دیا تھا آپ نے چیک نہیں کیا ابھی تک کیا، حالانکہ اس نے نہیں کیا تھا

اچھا مجھے تو کوئی نوٹیفکیشن نہیں ملا رکو ذرا میں چیک کر کے بتاتا ہوں، وہ اپنے ای میل کو بار

بار ریفریش کر رہے تھے

جی سر آپ کر لیں میں انتظار کر لیتی ہوں، وہ وہاں موجود کرسی پر بیٹھ گئی

وہ جانتے تھے وہ جھوٹ بول رہی ہے مگر اتنے یقین سے یہ بات کر رہی تھی کہ ان کو لگا

کہ اس نے واقعی کر دیا ہو گا،

کافی دیر بعد رئیسہ کی آواز آئی سر افس کا انٹرنیٹ خراب ہے اسی لیے شاید آپ کو نہیں

مل رہی آفیس آتے ہوئے اس نے کسی کو بات کرتے سنا تھا

اچھا چلو ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا تم جا سکتی ہو، ہاتھ سے اشارہ کیا

جب تک انٹرنیٹ ٹھیک ہو گا تب تک تو دوبارہ بھی سینڈ ہو جائے گی، وہ آہستہ آواز میں

بولی

کچھ کہا کیا، وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

نہیں، نہیں تو میں چلتی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوبارہ آفیس آکر اس نے کل والا کام مکمل کیا موبائل ڈیٹا سے ای میل سینڈ کی اور باقی کام

مکمل کر کے وہ آفیس سے باہر آگئی اپنے فلیٹ کے دروازہ پر آکر اس نے چابی کے لیے ہاتھ

کوٹ میں ڈالا اور بھی حواس باختگی سے ہر جگہ چابی دیکھی لگی بار بار دیکھنے پر بھی نہیں ملی تھی

اس کو یاد آیا کہ وہ صبح بیگ کے بعد چابی لینا بھول گئی تھی وہ دروازے کے ساتھ کمر لگا کر زمین

پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے پاؤں بچوں کی طرح چلانے شروع کر دیے اور ساتھ

مسلسل بول رہی تھی،ان پانچ سالوں میں کلاسسز لیٹ لینا چابیاں گھر بولنا اس کی جیسے ہوبی

بن گیا تھا لاک مسر کو کال کرنے کے بعد وہ آدھے گھنٹے بعد گھر کہ اندر داخل ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح خلاف معمول رئیسہ جلدی کالج پہنچی تھی کلاس میں جانے کی بجائے وہ پروفیسر کے

آفیس گئی اور بنا دستک دے اندر داخل ہوئی اور سلام کیا۔

دستک دینے والے جراثیم اس کے اندر موجود نہیں تھے۔

اسلام وعلیکم پروفیسر کیسے ہیں آپ، خوش دلی سے پوچھا

چائے ان کے منہ سے فوارے کی طرح باہر آئی تھی وہ سامنے موجود کا غذات کو خراب کر

گئی وہ رئیسہ نہیں تھی جس سے وہ حیران ہوئے تھے اس کی ٹیمنگ تھی

رئیسہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس دوران اوہ ٹشو پیپر لے کر چائے کے داغ صاف کرنے

لگی

دیکھا، دیکھا آپ نے اسی لیے میں جلدی نہیں آتی معمول سے ہٹ کر کوئی چیز ہونا اسی

طرح ہوتا ہے۔اشارہ چائے کی طرف تھا

وہ جواب میں خاموش رہے

میں نے پوچھا تھا کیسے ہیں آپ؟ چائے کے داغ صاف کرنے کے بعد اس نے اپنا سوال کیا

تمہیں اور وہ بھی صبح صبح دیکھ کر کوئی کیسا ہو سکتا ہے..... ساری چائے ضائع کر دی

میری، جواب کے ساتھ افسوس کیا تھا

یہ بھی صحیح ہے اور ویسے بھی چائے بھی کیا رکھا ہے،

ہنہ بے زوق انسان اور خبر دار چائے کے بارے میں کچھ کہا مارکس کاٹ لوں گا میں،

یہ عجیب ہے ویسے بھی کوئی ایسی خاص چیز نہیں ہے چائے، دوسری بات آہستہ اواز میں

کہی تھی مارکس نہیں کٹوانے تھے نا۔

چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے، وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر بولے

نہیں ابھی نہیں میں ابھی کلاس میں نہیں آرہی مجھے کنٹین جانا ہے،

دو دفعہ پورے کالج کو دورہ کر کے وہ کلاس کے باہر موجود تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر میں آئی کم ان،اس کے ہاتھ میں کافی کا ڈسپوزیبل کپ تھا جس میں سے ایک یا دو

گھونٹ سے زیادہ نہیں پیا گیا تھا

کم ان اور یہ کافی باہر پھینک پر آئے،اجازت کے ساتھ حکم دیا تھا

جی،جی سر وہ حواس باختگی کے عالم میں بولی،وہ کافی کو کیسے ضائع کر سکتی تھی آپ کی کافی

اس کو ڈسٹ بن میں پھینکیں کلاس میں کھانا پینا منع ہے نا،وہ جیسے اس کی معلومات میں اضافہ

کر رہے تھے

سو... سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا ابھی جانے دیں پلیز،دکھ سا دکھ تھا

ابھی پھینکیں نا تو آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی شاباش،انکھوں سے دوبارہ کافی پھینکنے کا

اشارہ کیا

بہت حوصلے کے ساتھ اس نے کافی کا وہ کپ ڈسٹ بین میں پھینکا تھا اور اپنی جگہ پر جا کے

بیٹھ گئی

اس کی شکل دیکھ کر پروفیسر حماد نے جیسے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی "صبح کی چائے کو

انصاف مل گیا تھا جیسے "

☆☆☆☆☆☆☆☆

کالج سے سیدھا وہ اپنی جوب پر گئی تھی وہاں چہل قدمی کے دوران اس کی نظر سفید بی ایم

ڈبلیو پر گئی جس کی نمبر پلیٹ پر " Attorney at law " سنہری الفاظ میں درج تھا

اس گاڑی کے پروٹوکول میں دو اور گاڑیاں موجود تھی اس شخص کا لباس وکیلوں جیسا تھا

" کالی پر کشش آنکھیں جن کا رنگ دھوپ میں سر مئی لگتا تھا مغرور ناک چہرے پر

موجود سنجیدہ پن چھ فٹ دو انچ کا قد وہ قدیم زمانے میں ہوتا تو یقیناً کسی ریاست کا ولی عہد

ہوتا "

چلتی پھرتی برینڈ کی ایڈورٹائزمنٹ۔

اس شخص کا پہلا تاثر رئیسہ کو یہی لگا تھا۔

اس کے بعد وہ دوبارہ آفس کی طرف چلی گئی اس کا کام بہت پینڈنگ تھا کرنے والا۔

اس کے ٹیبل پر تین سے چار خالی کافی کے کپ موجود تھے اور ایک کپ آدھا تھا اس میں

موجود کافی کڑوا پانی بن گئی تھی کام ختم کرنے کے بعد اس نے وہ کافی ایک سانس میں ختم کی وہ

پروفیسر کی طرح ظلم نہیں تھی کہ اپنی کافی ضائع کر دیتی نہ

اور اپنی چیزیں سمیٹ کر جانے کے لیے تیار تھی باہر آ کر اس کی نظر دوبارہ سفید گاڑی پر

گئی جواب بھی وہاں موجود تھی

یہ انسان ابھی تک یہاں ہے ضرور اوروں جیسا ہو گا خیر مجھے کیا (پاکستانی عوام یو نو)، وہ

دوبارہ چلنے لگی کوٹ اب بازو پر موجود تھا اور دوپٹہ آدمیوں کی طرح لیے کانوں میں بینڈ فری

لگائے لاہور کی سڑکوں پر چہل قدمی کرتی وہ گھر کو جانے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ہاتھ میں لنچ لیے آفس کے اندر داخل ہوئی اور اس کی نظر لاشعوری طور پر پر گنگ کی

طرف گئی وہ گاڑی آج بھی موجود تھی اب اس کا صبر جواب دینے لگا تھا

وہ شخص آخر تھا کون اور اس کو ڈی۔ سی سے ایسا کیا کام تھا جو وہ روز یہاں موجود ہوتا تھا چلو

رئیسہ کیوں نہ انٹروڈکشن کیا جائے، اپنے ہاتھ کو دیکھتے وہ تجسس کی ماری اس کی گاڑی کی

طرف چل دی

ھھمم زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا، ٹیم دیکھتی وہ بڑبڑائی تھی

کیونکہ کم ہی سرکاری عہدے دار لنچ کے وقت دستیاب ہوتے تھے اور ڈی۔ سی ان مخلوق

میں شامل نہیں ہوتا تھا وہ اب گاڑی پر بیٹھی سکون سے لنچ کر رہی تھی۔

ایکسکیوزمی... محترمہ، سنجیدہ سی آواز جی محترم، وہ اس کے انداز میں بولی تھی اس کو واقع

زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا

یہ شاید آپ کا کیفٹیریا نہیں ہے، لنچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوال کیا

جی... پر یہ اس سے اچھا ہے نیچرل نہ، وہ اس سے پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی وہ سمجھ نہ سکا

آپ کہاں سے....اس کی بات پوری ہونے سے پہلے دوبارہ سوال کیا

کاش کاش انسان کو ایک قتل معاف ہوتا وہ بس سوچ سکا

آپ کا نام کیا ہے ویسے،

اور میں کیوں بتاؤں آپ کو،بیزاری لہجہ

کیوں کہ میں نے پوچھا ہے،اس لیے کسی بات کی اگر ہے بھئی

آپ کیوں میرا وقت ضائع کر رہی ہیں محترمہ،وہ تنگ آنے لگا تھا

اب وقت ضائع ہو ہی گیا ہے تو آپ اپنے انٹروڈکشن دے دیں نا ہو سکتا ہے اگر کوئی پیسے

والا کام ہو تو آپ سے ڈسکاؤنٹ مل جائے... محترم،وہ ابھی بھی مکمل طور پر پر سکون تھی

میں رشوت نہیں لیتا ہوں محترمہ، ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کیے تھے

چلیں پھر ایسے ہی بتا دیں یہ تو اور بھی اچھا ہے نا،

"زاویار ملک "اب آپ پلیز جائیں گے یہاں سے، وہ واقعی بیزار تھا اس سب سے

پر آپ نے اپنا عہدہ نہیں بتایا، اس کا مقصد ابھی پورا نہیں ہوا تھا

" پراسیکیوٹر زاویار ملک "، اب آپ جاسکتی ہیں کیا

جی بالکل، کیوں نہیں، وہ اب گاڑی سے اتر کر اندر کو چلی گئی

انسان کو واقعی قتل معاف ہونا چاہیے نا...؟؟ اس کے جانے کے بعد اس نے گارڈ سے

سوال کیا تھا کیونکہ وہ اپنا کچرا وہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی

پراسیکیوٹر زاویار ملک۔ انٹرسٹنگ۔ آفس میں بیٹھ کر وہ بڑبڑائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کو مسلسل دو ہفتے ہو گئے تھے وہ آفس نہیں جا رہی تھی مسلسل کالز پر اس نے اپنی سم

بند کر دی تھی ابھی اس کے ہاتھ میں خاکی رنگ کا لفافہ موجود تھا اور وہ پروفیسر حماد کے افس

میں داخل ہوئی

وہ کالج کے بعد ایک پرائیویٹ کمپنی میں لیگل ایڈورٹائزر کے طور پر کام کرتے تھے

اسلام و علیکم انکل اس نے وہ لفافہ ٹیبل پر رکھا اور سلام کیا،

وعلیکم السلام، اس کی آواز سے وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک نظر لفافہ کو دیکھا کر

جواب دیا

کیسے ہیں آپ..اور یہ نان خطائی آپ کو پسند ہے نہ میں سو چا لے لو،

اس بار کیا کام ہے؟

جواب کے بدلے سوال کیا۔

آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے ہر بار وہ مسکرائی

"کیونکہ رئیسہ ارسلان احمد پیسہ اور وقت ایک ساتھ بنا مطلب کے استعمال نہیں

کرتی۔ وہ رازداری سے بولے تھے

آپ اس فہرست میں نہیں آتے ہیں انکل، اس کو جواب پسند آیا تھا

میں سر فہرست آتا ہوں بچے، لوگوں کو ٹریپ کرنا چھوڑ دو رئیسہ، وہ کام دیکھتے ہوئے

مخاطب ہوئے

رئیسہ نے لوگوں کو ٹریپ کرنا چھوڑا تو کھائے گی کہاں سے، مسکرا کر جواب دیا

اس بار کس کی باری ہے، کیا ارادہ ہے، انہوں نے مزے سے پوچھا تھا

اس بار معاملہ اور ہے انکل پر ابھی وقت نہیں ہے، رازداری سے جواب دیا

آفس کیوں نہیں جا رہی ہو، اچانک یاد آیا تھا

ڈی سی بور کرنے لگا ہے عادت ہو گئی اس کی تو بس فضول کے حکم، وہ بیزار تھی

بور کرنے لگا ہے یار از زیادہ ہو گئے، وہ مزے سے بولے تھے

آف کورس سکینڈ-ون انکل، وہ دل کھول کر ہنسی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈی سی آفس لاہور

دیکھئے میری بات سمجھنے کی کوشش تو کریں عالم صاحب آپ روک سکتے ہیں اس کام کو،

وہ تنگ آگیا تھا روز روز کی بحث سے

آپ کو آخر سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے ملک صاحب میرے ایک سائن سے یہ نہیں ورک

سکتا ہے، انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی ہم کوشش کر سکتے ہیں مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں،

ہو سکتا ہے اس سے کچھ ہو جائے، وہ ابھی بھی پر امید تھا

ملک صاحب آپ ایک پبلک پراسیکیوٹر ہیں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے آپ کا کام عدالت

میں تو بہتر ہے آپ وہاں دیہان دے،

یہ مسئلہ بھی عدالتوں میں آنے والے لوگوں کا ہی ہے،

آپ کن لوگوں کے لیے یہ سب کر رہے ہیں... وہ لوگ جو میت کا بھی سودا کر دیتے

ہیں چند پیسوں کے لیے، آئنیہ دکھایا تھا معاشرے کا

پر پھر بھی عالم صاحب وہ واقعی لاجواب ہوا گیا تھا

یہ حقیقت تھی تلخ حقیقت۔۔۔

ملک صاحب اور بھی بہت سے کام ہے جو وہ کر رہے ہیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے،

وہ کاروبار "ذوالفقار رضا" چلتا ہے "طلحہ ذوالفقار" نہیں، وجہ بیان کی

اور وہ شخص ذوالفقار رضا کا اکلوتا بیٹا ہے اس کا باپ اسٹبلشمنٹ کا حصہ ہے ملک میں ہونے

والے اہم فیصلوں میں اس کا باپ شامل ہوتا ہے اس کے بعد وہ خود ہو گا اس جگہ یہ آپ یا میں

اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں،

آپ روک نہیں سکتے دیر تو کر سکتے ہیں نہ،ایک اور حل

خیالوں کی دنیا سے باہر آئے ملک صاحب،وہ بول کر کام کرنے لگے یہ اشارہ تھا وہ مزید

بحث کے موڈ میں نہیں تھے

گاڑی میں بیٹھ کر زاویار نے ٹائی ڈھیلی کی اور شاٹ کے بٹن کھولے۔ عجیب بے بسی تھی

جو وہ اس وقت محسوس کر رہا تھا کورٹ جانے کی بجائے اس نے گاڑی گھر کی طرف موڑ لی اس

کو کچھ دیر سکون چاہیے تھا۔

ابھی اس کو گھر آئے چند منٹ ہوئے تھے کہ ڈور بیل کی آواز آئی

ارے اینگری برڈ تم کب آئے اور ماما کہاں ہے آپ کی، وہ ایک بچے کو ساتھ لیے اندر داخل

ہوا ماما آرہی ہیں اور میں انگری برڈ نہیں ہوں، اس لقب پر اس کا موڈ خراب ہوا تھا

ارے آپ ہو، آپ کو بتایا نہیں کسی نے، اس کو تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا

نہیں میں نہیں ہوں وہ ریڈ کلر کا ہوتا ہے، معلومات میں اضافہ کیا

آپ بھی ریڈ ہو رہے ہو تو آپ پھر ہوئے نہ،

نہیں نہ میں نہیں ہوں... اور ماما کہتی ہیں جو کہتا ہے خود ہوتا ہے، احتجاج کے ساتھ

جواب دیا تھا

آپ کی ماما کہتی ہیں میں انگری برڈ ہوں، حیران کن انداز میں سوال کیا تھا

نہیں ماما نہیں کہتی آپ نے ابھی بولا اور دیکھے آپ ریڈ بھی ہو رہے ہیں، اس کے گالوں

کی طرف اشارہ کیا

Clubb of Quality Content

جو ہنسنے کی وجہ سے تھے

اپنی بات بول کر وہ بھاگ گیا

کیا ملتا ہے تمہیں اس کے ایسے جواب سن کر یہ آواز لڑکی کی تھی

تو تمہیں کون کہتا ہے اس کو ایسے جواب سیکھانے کو،

۔ الٹا سوال میں تو نہیں سکھاتی اس کو یہ سب اس کا باپ سکھاتا ہے خون کا اثر بہت ہے نہ

استغفر اللہ،وہ مطلب سمجھ گیا تھا شاید

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام و علیکم انکل،وہ کالج کی راہداری میں کسی طلباء سے بات کر رہے تھے جب رئیسہ

نے ان کو مخاطب کیا

پروفیسر،انہوں نے مانا کیا تھا

سوری پروفیسر بات کرنی تھی آپ سے،

آپ جائے ابھی ہم دوبارہ بات کر لے گئے اس کو بھیج کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

ہاں بولو کیا بات ہے، وہ ساتھ چلنے لگے تھے میں آج آفس جا رہی ہوں تو سوچا آپ کو بتا

دوں

چلو اتنے دنوں بعد خیال تو آیا، وہ اپنا فون دیکھنے لگے

ایک اور بات میں آپ کو بتایا تھا نا اس دن ڈی سی کے رویے کے بارے میں، وہ احتیاط

سے بولی

ہاں یاد ہے مجھے کیا ہوا ہے، وہ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوئے

میں کافی دنوں بعد جا رہی ہو تو اگر کچھ ہوا تو آپ کور کر دیے گئے کیا، سوالیہ انداز

ہاں او کے سکون سے جاؤ میں دیکھ لوں گا،

آپ واقعی کریں گئے نا میری مدد اس کو ابھی بھی یقین نہیں تھا

جی بیٹا میں کروں گا آپ کی مدد اب آپ جایں سکون سے مجھے کام ہے اوکے،اس کے سر

پر ہاتھ رکھ کر وہ چلے گئے

تھینک یو انکل او سوری،پروفیسر وہ پیچھے سے بولی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی وہ افس آکر بیٹھی تھی کہ ہمیشہ کی طرح ڈی سی کا پی۔اے اس کے سر پر موجود تھا اس

کو شاید تنخواہ ہی رئیسہ پر دیھان رکھنے کی ملتی تھی۔

مس ارسلان آپ کو ڈی سی سر اپنے افس میں بلا رہے ہیں،

اوکے تم جاؤ میں آ رہی ہوں اور میرے سر پہ کھڑے نہیں رہنا پلیز،وہ اس کی اس عادت

سے سخت بیزار تھی

چند منٹ کے بعد وہ بنا دستک دیے ڈی سی کے دفتر میں داخل ہوئی۔

جی سر آپ نے بلایا تھا مجھے، لاپرواہ انداز۔

جی، جی آئیں تشریف رکھیں بہت شکر گزار ہیں ہم کہ آپ نے ہمیں اس چیز کا شرف

بخشا کہ ہم آپ کو دیکھ سکیں، تنزیہ انداز وہ جواب میں خاموش رہی

تمہیں کیا لگتا ہے ہم تمہارے نوکر ہیں تم جب چاہو چھٹی کر کے بیٹھ جاؤ اور ہم پاگلوں کی

طرح تمہیں کالز پر کالز کرتے رہیں گے،

سوری ٹو سے پر میں نے آپ کو کبھی یہ سب کرنے کا نہیں کہا، وہ ان کی کرسی سے چند

قدم دور کھڑی تھی

جسٹ شٹ اپ...!! تمہیں کیا لگتا ہے تم بہت انوکھی ہو تمہارے جیسے سے بہت ہیں

اس ملک میں پتہ نہیں کتنے آئے اور کتنے گئے تم سمجھتی کیا خود کو آخر تمہاری اوقات....

آواز پہلے سے زیادہ بلند تھی جملہ پورا ہونے سے پہلے رئیسہ نے اپنے دائیں ہاتھ کا مکہ ڈی

سی کی ناک پر مارا وہ ابھی اس حملے سے سنبھلا نہیں تھا کہ اس کی ٹائی کھینچی جس سے اس کو

سانس لینے میں مسئلہ ہونے لگا

تم چند ٹکوں پر بکنے والے ڈی سی جس کی کوئی ضمانت ہی نہیں ہے آج یہاں ہے تو کل

جیل میں ہو گا تم کرو گے میری ذات پر تبصرے تم مجھے بتاؤ گے کہ میری اوقات کیا ہے...

سرکاری نوکر تمہیں کس نے حق دیا میری ذات پر بات کرنے کا۔ بولو، ٹائی چھوڑ دی تھی

تم اس شہر کے ڈی سی ہو یا ملک کے وزیر اعظم تمہیں کس نے حق دیا کہ تم رئیسہ

ارسلان کی ذات پر تبصرہ کرو اوقات ہے تمھاری ....

میں تمہیں اس سب کے لیے معاف نہیں کروں گا میں زندگی برباد کر کے رکھ دوں گا

تمہاری، وہ شاید غصے میں تھے

اواچھا، واقعی کوشش کر کے دیکھ لو اگر تم صبح کے سورج سے پہلے جیل میں نہ ہوئے ناتو

لعنت ہے رئیسہ ارسلان کے چار سال یہاں کام کرنے پر تمہارے اعمال نامہ کی ایک سافٹ

کاپی میرے پاس موجود ہے، وہ باہر کو جاتی فون استعمال کرنے لگی

دروازے پر پہنچ کر اس نے دوبارہ اس کو مخاطب کیا

اگر یقین کرنا مشکل لگ رہا ہے تو ایک دفعہ اپنا فون چیک کر لو "ڈپٹی کمشنر عثمان عالم "اور

یہ صرف ٹریلر ہے اور اگر تمہیں ایسا لگتا ہے نا کہ تم مجھے مار لو گے ہو۔ یہ ثبوت مجھ تک محدود

رہیں گے، تو تم اس غلط فہمی سے نکل آؤ اتنی بے وقوف نہیں ہوں

میں اپنی بات پوری کر کے وہ چلی گئی اور ان ثبوتوں کو دیکھ کے ڈی سی کو واقعی اندازہ ہو گیا

تھا کہ صبح تک جیل میں ہوتا بلکہ اس دنیا میں ہی نہ ہوتا شاید وہ حیران تھا ان سب کو دیکھ کر اور

اس کو سمجھ آ گیا تھا کہ اس نے غلط انسان کو غلط دھمکی دے دی تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆

مجھے تمہیں آفس کا ایڈریس نہیں دینا چاہیے تھا، رئیسہ کو آج پھر وہاں دیکھا کر وہ سنجید گی سے بولے تھے

وہ خاموشی سے بیٹھی رہی چند لمحے جواب نہ ملنے پر انہوں نے حیرانی سے اس کو دیکھا تھا

خیریت ہے نہ آج یہ تبدیلی کیسے آئی، دوبارہ مخاطب ہوئے

میں نے جوب چھوڑدی نارمل انداز میں معلومات دی

تو اس میں ٹینشن والی کیا بات ہے، وہ ٹیبل پر موجود گلاس سے پانی پینے لگے

ڈی سی نے میرے سے بدتمیزی کی اور میرا ہاتھ چل گیا اس پہ پر ٹینشن اس بات کی نہیں....اس کو خاموشی ہونا پڑا

پروفیسر حماد نے بڑی طرح کھانستے ہوئے کلاس دوبارہ ٹیبل پر رکھا تم نے ڈی سی پر...اور

پھر تو بول رہی ہو یہ ٹینشن کی بات نہیں ہے،وہ برہم ہوئے

اگر ٹینشن والی بات ہوتی تو میں یہاں نہیں آپ میری قبر پر فاتحہ خوانی کر رہے ہوتے،

وہ شہر کا ڈی سی ہے رئیسہ،

تو کیا ہوا ہے،تو انسان نہ،

تم نے وہ پروف استعمال کیے کیا؟

ظاہر ہے سلف ڈیفنس پر انسان کا حق ہے،اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کو امریکہ کا صدر

منتخب کیا گیا ہو

جب کوئی مسئلہ نہیں ہے تو یہاں کیوں آئی ہو،

مجھے پریکٹس کرنی ہے لاء کی،

جہاں تک مجھے یاد ہے میری وراثت میں کوئی لاء فرم نہیں ہے، طنزیہ انداز

آپ کا لاء فارم ہوتا بھی نہ تو میں وہاں کبھی نہ آتی،

اچھا تو کون ہے وہ جو یہ عظیم کام سرانجام دے گا،

پراسیکیوٹرز اویار ملک، وہ بے نیازی سے بولی

خوابوں کی دنیا سے باہر آؤ لڑکی ایسا نہیں ہو سکتا، صاف جواب

کا ایگزم دیا ہوتا نہ تو یہ سب نہ کرنا پڑتا مجھے Judiciary اگر آپ نے اس نوکری کی بجائے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تو تم دے دینا نہ مسئلہ کیا ہے، حل پیش کیا

مجھے جسٹس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے پاکستان کی مشہور اور قابل وکیل بننا ہے نہ

بے شک بنوں تم پر میں اس شخص سے بات نہیں کر سکتا ہوں

پر کیوں آپ کے کوئی تو تعلقات ہوں گے نہ،

نہیں میرے پاس کوئی سفارش نہیں ہے جاؤ یہاں سے اب،

ہنہ آپ سے زیادہ تعلقات اس بندے کے ہوں گے جو کوٹ کے باہر مکئی لگتا ہو گا،اس

کو صاف انکار کی امید نہیں تھی

ہاں جاؤ شاباش اس مکئی والے سے مدد لو یا خود جا کے بیٹھ جاؤ اس کی جگہ ابھی جاؤ مجھے کام

کرنا ہے،وہ مصروف انداز میں بول کر دوبارہ کام کرنے لگے

کافی دیر جواب نہ ملنے پر اس نے مایوسی سے اپنا بیگ لیا اور باہر چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت وہ گھر میں بیٹھی انسٹا گرام سے زاویار کو ای ڈی دیکھ رہی تھی اس کی ای ڈی پر

سب سے زیادہ ایک چند سال کے بچے کی تصویریں تھی اور کچھ میں اس کا نام درج تھا "**مصطفی**

ملک "اور کچھ میں ایک اس کے ہم عمر یا اس سے چند سال بڑے لڑکے کی تصویریں تھی شاید اس کا دوست یار شتے دار ہو سکتا ہے یا دونوں ہوں،

فون بند کر کے وہ اٹھی اور اپنا حلیہ صحیح کیا اور بیگ لے کر باہر کو چلی گئی اب پروفیسر کے صاف جواب کے بعد اس کو تو کچھ کرنا تھا نہ وہ کچہری آکر عجیب نظروں سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی جیسے کوئی گاؤں والا پہلی بار لاہور آیا ہو ایسا نہیں تھا وہ کبھی یہاں نہیں آتی تھی پر وہ کبھی اکیلی نہیں آئی تھی کالج کے بعد وہ ایک دو بار پروفیسر حماد کے ساتھ آئی تھی آدھے گھنٹے کی جہدوجہد کے وہ پراسیکیوٹر کے آفس کے باہر تھی

گہرا سانس لے اس نے دروازے کھولا اور اندر داخل ہوئی وہ آفس ڈارمے، فلموں کے بالکل برعکس تھا

پراسیکیوٹر زاویار کہاں ملے گئے؟ وہاں سے گزرنے والے چائے والے سے سوال کیا اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا اور چلا گیا رئیسہ نے ایک نظر ٹیبل کو دیکھا اور شکریہ بول کر اس طرف چلی گئی

ایکس کیوزمی !!..

جی، وہ زاویار نہیں تھا اس کی جگہ پر موجود دوسرا شخص تھا وہ۔

آپ کون ہے اور زاویار ملک کہاں ملیں گے ؟اس نے سوال کیا زاویار یہاں ہی ملے گئے پر ابھی وہ کسی کیس میں مصروف ہیں آپ کا تعارف، جواب دے کر سوال کیا

معذرت کے ساتھ تعارف میں نے پوچھا تھا شاید، یاد دلایا

اوو... میرا نام "احمر ملک" ہے میں زاویار کا دوست ہوں اب آپ بتائیں،

شکریہ.... وہ بول کر جانے لگی

پر آپ نے اپنا نام نہیں بتایا، اس نے پیچھے سے آواز دی

میں نے آپ کو کب کہا تھا کہ میں اپنا تعارف "آپ" کو دوں گئ اور لڑکیوں کو پیچھے سے بلانے والوں کو شریف مرد نہیں سمجھا جاتا اس لیے آپ تعارف رہنے دیں،اپنی بات پوری کر کے وہ چلی گئ

وہ حیران سا دروازے کی طرف دیکھنے لگا

اس دوران زاویار اندر داخل ہوا اور اس کی شکل دیکھ کر سوال کیا

کیا ہوا ہے تمہیں اور دروازے پر ایسا کیا ہے،اس نے دروازے کی سمت دیکھا

کچھ نہیں ابھی ایک لڑکی آئی تھی اس نے میرے سے نام پوچھا اور اپنے نام کی بجائے اس نے مجھے کہا پیچھے سے لڑکیوں کو آوازیں دینے والے شریف نہیں ہوتے تو آپ تعارف رہنے دے،

اس کے تاثرات اور سنجیدگی سے بولنے پر زوایار ہنس دیا

اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے، وہ بگڑا

یہی کہ کسی نے تو میری نظر سے دیکھا تمہیں. گوڈ شوٹ، بات کے آخر میں وہ پھر ہنس دی

کہاں جارہے ہو اب، اس کو جاتا دیکھ کر سوال کیا

جہنم میں چلو گئے، بیزاری سے جواب دیا

آفر کے لیے تھینک پر میں مصروف ہوں، بے نیازی سے اس کے جانے کے بات وہ اس کے تاثرات یاد آنے پر پھر سے ہنس دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج پھر وہ کالج کے بعد کورٹ میں موجود تھی آج اس کا تیسرا دن تھا کل آنے پر اس کو پتا چلا تھا کہ آج وہ چھٹی پر ہے۔وہ دوبارہ آفس کے باہر موجود تھی

یااللہ پلیز آج مل جائے،آج خلاف معمول زاویار وہاں موجود تھا

اسلام و علیکم..!!لڑکی کی آواز پر وہ متوجہ ہوا

جی و علیکم السلام...سوالیہ انداز

آپ کو یاد ہے ہم ڈی سی آفس میں ملے تھے،غلط چیز کا حوالہ دیا تھا

اوو..تو وہ آپ تھی،یاد آنے کے ساتھ غصہ بھی آیا تھا

جی وہ دراصل مجھے آپ سے کچھ مدد چاہیے تھی،

پیسوں والی یا بنا پیسوں والی، یہ جملہ بے ساختہ تھا

میں لاء سٹوڈنٹ ہو اور میرا لاسٹ ایئر چلا رہا ہے، وہ خاموش ہو گئی ایسا پہلی بار ہو رہا تھا اس کے ساتھ

تو کیا میں آپ کو ڈگری لے کر دوں، سوالیہ نظروں سے پوچھا نہیں مجھے پریکٹس کرنی تھی لاء کی اور آپ اچھے لائر ہیں نہ، اس کا طنز اگنور کر کے وہ اپنی بات پر آئی۔

آپ کی بات پوری ہو گئی ہو تو آپ جا سکتی ہیں محترمہ، وہ چیزیں سمیٹے لگا

دیکھیں سر آپ میری بات سمجھنے کی کوشش تو کریں یہ میرے لیے بہت ضروری ہے، اپنا غصہ کنڑول کر کے وہ دوبارہ مخاطب ہوئی۔

آپ کو غلط انفارمیشن ملی ہے تو اپنا اور میرا وقت برباد نہ کریں، اس نے سنجیدگی سے جواب دیا

But you should try to understand my point of view,

یہ سب اس کے مزاج کے خلاف تھا پر اس کو یہ کرنا تھا دل کہہ رہا ایک اور کوشش شاید کچھ ہو جائے

Excuse me Muhtarma..!! I'm a lawyer not a ,therapist

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بول کر باہر کو چلا گیا

رئیسہ کچھ دیر وہاں بیٹھی الفاظوں کو ہضم کرنے کی کوشش کرتی رہی اور پھر اچانک اٹھ کر اس سمت بھاگی جہاں وہ گیا تھا آفس سے باہر آکر یہاں وہاں دیکھا اور اس کو زاویار نظر آیا جو کسی سے بات کر کے دوبارہ چلنے لگا وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی

پراسیکیوٹر سر..!!وہ اس کے مقابلے پہنچنے کی کوشش میں تھی کچھ سمجھ نہ آنے پر اس نے آواز دی

پراسیکیوٹر سر...!!آواز سنائی نہیں دی یا اگنور کی انداز مشکل تھا کیوں کے وہ اب زیادہ دور نہیں تھی

زاویار رر...!!اس بار نام سے مخاطب کیا وہ روک گیا تھا چند ایک لوگوں نے رئیسہ کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے

پراسیکیوٹ....،اب وہ ایک دوسرے کے مقابلے کھڑے تھے

اس کی بات پوری کرنے سے پہلے وہ بول اٹھا"اس طرح سے میرا نام لینے کا مقصد" بہت ضبط سے سوال کیا جواب کا انتظار کیے بنا وہ دوبارہ بولا

"میری ایک بات یاد رکھیں محترمہ میں کچہریوں کی راہداریوں میں خاتون سے بات کرنے یا معاملات حل کرنے والا شخص نہیں ہوں آئندہ احتیاط کریئے گا، بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج خلاف معمول وہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی اس کو دیکھا کر حماد صاحب کچھ بولتے کہ اس کا چہرہ دیکھ کر ان کو خاموش ہونا پڑا وہ اب خاموش سی ان کے سامنے موجود تھی

Clubb of Quality Content!

کیا ہوا بیٹا، وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے

ان کے انداز سے رئیسہ کے روکے ہوئے آنسوؤں بہنے لگے

وہ بے ساختہ اٹھے اور اس کی طرف بڑھے رئیسہ بہت کم روتی تھی

کیا ہوا ہے بیٹا بولو ڈی سی نے کچھ کیا ہے اس کو میں چھوڑوں گا نہیں ہوا کیا ہے، وہ پریشان تھے

وہ پراسیکیوٹر نے منع کر دیا اور اس نے مجھ پر تنز کیا، اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں صاف کیے اور پھر رونے لگی

تم نے کچھ کہا نہیں اس کو سمجھتا کیا ہے خود کو وہ اور جب وہ ایک دن نہیں ملا تھا تو بار بار جانے کی کیا ضرورت تھی، وہ نرامی سے پوچھ رہے تھے

نہیں، اور آپ کو کس نے بتایا یہ اب وہ ٹشو پیپر سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی

مکئی والے نے بتایا تھا، ان کے جواب پر وہ نم آنکھوں سے ہنس دی

پر انہوں نے مجھے منع کر دیا انکل، وہ بچوں کی طرح شکایت کر رہی تھی

اب یہ بتاؤ کہ جب وہ ایک بار نہیں ملا تھا تو کیوں گئی،

پتا نہیں کیوں میرا دل کہہ رہا تھا وہ مان جائے گا، وجہ بیان کی

دل پر اختیار رکھنا تھا نہ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا نہ، سمجھایا

"اگر دل پر کسی کا اختیار ہوتا تو زلیخہ کبھی اپنی جوانی یوسف کے لیے نہیں مانگتی" انکل.. پتا نہیں کیوں پر مجھے لگا کرنی چاہیے کوشش، وہ خود پریشان تھی

وہ ایک لمحہ کے لئے لاجواب ہو گئے تھے یا سمجھ گئے تھے شاید جو وہ نہیں سمجھی تھی

اچھا تو اب کیا کرنا ہے، کافی دیر بعد سوال کیا

وہ نہیں مانے گئے اب اور آپ نے کہا تھا آپ کے پاس کوئی سفارش نہیں ہے،

وہ کیوں نہیں مانے گا اس کی ایسی کی تیسی اور سفارش ہو یا نہ ہو یہ بال میں نے دھوپ میں سفید تھوڑی کیے ہیں، ان کی انا پر بات آئی تھی

رئیسہ نے ایک دو بار پروفیسر کو دیکھا اور پھر سر کی طرف انکل آپ کے بال سفید نہیں سرمئی ہیں، اس نے سنجیدگی سے جواب دیا

اوو... اس بار والا کلر زیادہ اچھا تھا بال ابھی بھی سفید نہیں ہوئے، وہ ہیئر کلر سے متاثر ہوئے تھے

ان کے جواب پر رئیسہ ہنس دی۔ وہ دوسرے شخص تھے اس دنیا میں جو اس کو کسی بھی صورتحال میں ہنسا سکتے تھے ویسے اس نے کہا کیا تھا کوئی ایک اچھا سا جملہ، وہ اب مذاق کے موڈ میں تھے

انہوں نے کہہ میں وکیل ہوں تھیراپسٹ نہیں، نقل کرنے کی کوشش کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھی لائین ہے نہ، ہنستے ہوئے تبصرہ کیا۔

اب آپ میرا مذاق بنا رہے ہیں انکل، وہ بگڑی تھی

اچھا اچھا ریلیکس۔ مشکل سے ہنسی کنٹرول کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج وہ پروفیسر حماد کے ساتھ کورٹ میں موجود تھی بالوں کی پونی بنائے سٹالر گلے میں موجود تھا نیوی بلو کلر کے پلین سوٹ کے ساتھ سکین کلر کا لونگ کاٹ میں ملبوس تھی

وہ جوگر شوز کا استعمال نہیں کرتی تھی پروفیسر احمد کی بہت دفعہ پوچھنے کے بعد ان کو اس چیز کا پتہ چلا تھا کہ محترمہ رئیسہ صاحبہ کو لیسز باندھنے نہیں آتے

پراسیکیوٹر کے آفس پہنچنے تک بہت سے لوگوں نے پروفیسر حماد کو سلام کیا اور چائے کی دعوت دی پروفیسر حماد کے بارے میں کورٹ میں مشہور تھا کہ انہوں نے بہت سے مجرموں کی ضمانت کروائی تھی وہ بھی صرف چائے کی آفر پر (سیر یسلی)

اسلام و علیکم..!! آفس میں داخل ہوتے سلام کیا

وعلیکم السلام، جواب حیرانی سے آیا تھا ان کا آنا غیر متوقع تھا

کیسے مزاج ہیں آپ کے ملک صاحب،

بہتر آپ بتائیں سب خیریت ہے نہ۔ رئیسہ کو دیکھنے کہ بعد اس کو اندازہ ہو گیا تھا

جی خیریت ہے یہ میری بیٹی ہیں۔ یقیناً آپ جانتے ہوں گئے، نرمی سے تعارف کرایا ان کے تعارف پہ پتا نہیں رئیسہ کو کیا کیا یاد آیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" یادیں آسیب ہوتی ہیں جن کا حل کسی عالم کے پاس نہیں ہوتا"

معذرت پر میں اس حوالے سے نہیں جانتا تھا، معذرت پتا نہیں کس بات پر کی تھی

دراصل میں چاہتا ہوں آپ اسے لاء کی پریکٹس دیں، موقف بیان کیا

جی میں، وہ حیران نہیں پریشان تھا۔

کیا کوئی مسئلہ ہے ویسے آپ سوچ سمجھ کر جواب دیں دے جیسا آپ چاہیں کوئی زبردستی نہیں ہے، ان کا لہجہ نارمل تھا رئیسہ اس سب کی امید سے یہاں نہیں آئی تھی۔

جی... میں... مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے، وہ ہاں نہیں کہنا چاہتا تھا پر ان کو نہ بھی نہیں بول سکتا تھا وہ نرم مزاج ضرور تھے پر عام انسان نہیں تھے

جی کوئی مسئلہ نہیں آپ وقت لے سکتے ہیں پر کوشش کریئے گا جواب مثبت ہو عزیز ہیں میری یہ،

زاویار کو سمجھ نہیں آیا یہ درخواست تھی یا دھمکی؟

اجازت۔ پھر ملے گے اگر زندگی رہی، وہ اٹھ کھڑے ہوئے

انشاللہ.. خداخافظ (کاش نہ ہی ملنا پڑے)،

انکل آپ کو اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اگر انہوں نے واقعی منا کر دیا تو، وہ باہر آتے ہی شروع ہو گئی

وہ منا نہیں کرے گا، وہ مطمئن تھے۔

اور اگر کر دیا تو، اس کو یہ انداز ہضم نہیں ہو رہا تھا

تو کورٹ کے باہر مکئی کی ریڑی لگا لینا،

انکل...،وہ اس کو اگنور کر کے آگے بڑھ گے

☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا،امریکہ

آسمان پر کہی کہی بادل موجود تھے نرم گرم سی سکون دینے والی دھوپ... ہر طرح لوگ موجود تھے کچھ چہل قدمی کرتے کچھ دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق میں مصروف ہر طرف زندگی تھی۔ کئی رنگوں سے بڑی کئی قہقہوں سے گونجتی راہداری میں موجود کچھ کلاسسز سے پروفیسرز کی آواز آرہی تھی۔۔۔اسی طرح کلاس میں موجود ہر سٹوڈنٹ پروفیسر کی طرف متوجہ تھا۔

آخری رو میں موجود شخص کبھی باہر کو دیکھتا کبھی پروفیسر کو اس کے ہر انداز میں بیزاری تھی وہ اس کی کلاس نہیں تھی اسے سونے کے لیے کوئی پر سکون جگہ چاہیے تھی **"اس کے خیال سے کلاس روم سے زیادہ اچھی جگہ پوری یونیورسٹی میں نہیں تھی"** اپنی کلاس میں وہ یہ سب نہیں کر سکتا تھا دوستوں کی وجہ سے۔اب کی بار اس نے سر نہیں اٹھایا تھا، شاید وہ سو گیا تھا

مسلسل آوازوں سے وہ بیزار ہو کر اٹھا۔پروفیسر کلاس سے جا چکے تھے اور اس کے دوستوں اس کے سر پر کھڑے مسلسل اس کو اٹھانے میں مصروف تھے اس سے سب سے تنگ آکر وہ اٹھا اور ان سب کے ساتھ باہر کو چلا گیا

ڈرک براؤن کلر کی ہڈ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہننے، کیمل کلر کی جینز ہڈ کی بازو کونیوں تک مڑی تھی جس سے ہاتھ کی نسیں واضح ہو رہی تھی، وہ گڈ لکنگ لگ رہا تھا

Clubb of Quality Content

وہ سب اس وقت کیفٹریا میں تھے وہ دوبارہ سے سر ٹیبل پر رکھے سونے کے لیے تیار لگ رہا تھا وہ بھی ہیڈ ڈاؤن کرتا ہے کہ اس کی نظر سامنے موجود لڑکی پر گئی، جو اپنی دوست کے ساتھ باتیں کرتے کینٹین سے باہر جا رہی تھی

اس نے اس لڑکی کو دو سال پہلے اس یونیورسٹی میں دیکھا تھا وہ بہت تیز تیز چلتے ہوئے کسی کو ڈھونڈ رہا تھا اچانک اس کی نظر ایک لڑکی پر گئی جو اپنی واٹر بوتل سے پودوں کو پانی دے رہی تھی بلیک براؤن بال جو دھوپ میں چمک گئے تھے اس کی آنکھوں کا رنگ ہیلز گرے اور اورنج مکس تھا وہ ویسٹرن ڈریس میں موجود تھی

"پرنسز" اس کو دیکھنے کے بعد یہ الفاظ بے ساختہ اس کے منہ سے ادا ہوئے تھے

سنیے پرنسز میرا مطلب مس اس نے بات بدل دی

یس..!! اس نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

وہ میں دراصل، وہ الفاظ بھول رہا تھا اس کی آنکھیں سحر کر رہی تھی اس کو۔

حالانکہ کے اس شخص کی آنکھوں کو دیکھنے والا ہر شخص اگر یہ کہتا تھا کہ کیلیفورنیا میں اگر کچھ دیکھنے والا ہے تو وہ ڈزنی کے بعد اس شخص کی آنکھیں ہیں تو وہ غلط نہیں تھا۔

پر یہ آنکھیں جن کو وہ دیکھ رہا تھا وہ اس کو لاعلاج مرض میں مبتلا کر رہی تھی

کیا کوئی پرابلم ہے، اس کے کافی دیر نہ بولنے پر اس کو دوبارہ مخاطب کیا

نہ۔۔ نہیں، سوری آپ کو ڈسٹرب کیا،

وہ کسی کام سے آیا تھا اس کو یاد نہ رہا، وہ واپس مڑ گیا اور وہ دوبارہ اپنے کام پر متوجہ ہو گئی.....

کہاں کھو گئے ہو ستے نشے تو نہیں کرنے لگ گئے،ان کی آواز سے وہ ہوش میں آیا اور
اس طرف دیکھا اب وہاں کوئی موجود نہیں تھا

تم ہو گے نشئی اور تمہارا خاندان بھی میں کیوں کرنے لگا نشے بھئی وہ بھی ستے،دوبارہ
سر ٹیبل پر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور، پاکستان

آپ کو میں نے کہا تھا پروفیسر ایسے بات نہیں بنے گئی وہ بھول گئے ہوں گے،اس کا صبر
یہی تک تھا بس

وہ نہیں بھولا ہو گا اور جو بات آرام سے ہو سکتی اس کے لیے کیوں طاقت کا استعمال کرنا
ہے،

مبارک ہو آپ کو انکل آپ کی نرمی کام نہیں آئی،

پھر صبر کرو آجائے گی کال،

ابھی بھی صبر کروں انکل اڑتالیس گھنٹے ہو گئے ہیں مجھے واقعی کسی ملکئ والے سے رابطہ کرنا چاہیے تھا،

آخر وہی وکیل کیوں رئیسہ کیا بات ہے ایسی۔اس کی بات کو نظرانداز کر کے سوال کیا

کچھ نہیں اور بس مجھے لگے ایماندار ہیں اور کچھ نہیں ہے،وہ گھبرائی پر نارمل تھی

اب تم مجھ سے جھوٹ بولو گی؟وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے

وہ میں نے ڈی سی کے آفس میں ان کے بارے میں سنا تھا وہ وہاں کیوں آئے تھے مجھ لگا کہ وہ جو کام کرنا چاہ رہے ہیں وہ صحیح ہو اور میں ان کی مدد کر سکوں بس بات گھومانے کا فائدہ نہیں تھا

اب تم واقعی سچ بول رہی ہو یا وجہ کوئی اور ہے،ان کو تسلی نہیں ہوئی اس کے بعد رئیسہ نے جو وجہ بیان کی وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی

یہ ناممکن ہے تمہاری کوشش کام نہیں آئے گی،وارننگ

دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے انکل،

تمہیں لگتا ہے تم سب حاصل کر سکوں گی،

نہیں کر سکی تو موت تو سب کو آنی ہے نہ،وہ پر سکون تھی مارو گی یا مرو گی۔ عجیب سوال تھا

حالات پر ڈیپینڈ کرتا ہے مر گئی تو شطرنج تیار کر کے جاؤ گئی اور اگر ماروں گئی تو پاسپورٹ تیار رکھو گی،

تو تمہاری منزل موت ہے، وہ پتا نہیں کیا جاننا چاہ رہے تھے موت سب کی منزل ہے پر اس سے پہلے کامیابی چاہیے مجھے **"انسان جس کے پیچھے ساری زندگی بھاگتا رہتا ہے وہ خواہشات نہیں موت ہوتی ہے خواہشات طرف ذریعہ موت کی تکلیف کم کرنے کا"**

آپ کہنا چاہتے ہیں انسان موت کے ڈر سے خواہشات رکھنا چھوڑ دیں،

نہیں انسان موت کے ڈر سے برے کام کرنا چھوڑ دے،

وہ لاجواب ہو گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پروفیسر سے بات کرنے کے بعد کلاس میں آئی اور فون پر مصروف ہو گئی

رئیسہ بات سنوں، عنایہ نے اس کو آواز دی

ہاں بولو سن رہی ہوں، فون کی طرف دیکھتے جواب دیا

ہم سب کہی گھومنے چلے کافی دن ہو گئے نہ،

ہاں کہا جانا ہے، اب فون رکھ دیا تھا

اندرون لاہور اور اس کی رونقیں دیکھنے اور کہاں، یہ آواز ہادی کی تھی

ہاں چلو پر لوکل ٹرانسپورٹ پر جائے گئے،

--------------- اوکے ڈن، سب ایک ساتھ بولے تھے

وہ سب اس وقت شاہی قلعہ کے اندر موجود تھے

یار جلدی چلو نہ ایسے تو رات یہی ہو جائے گئی، شہریار ان سب کو بولنے لگا

تمہیں کیا ہو رہا ہے ولیمہ ہے تمہارا کیا؟ عالیہ نے جواب دیا۔

ویسے تم سب غلط راستہ سے آئے ہو وہ سیڑھیوں والا راستہ تھا، ہادی بولا

ایک کام کرتے ہیں جو اس سڑک کو سب سے آخر میں پار کرے گا وہ لوگوں سے پیسہ مانگ کر لائے گا او کے، عنایہ نے حل پیش کیا

او کے ڈن تھری... تو... ون... سٹارٹ، بولتے ہی ان سب نے دوڑنا شروع کر دیا ان سب سے آخر میں ہادی آیا تھا وہاں

اوکے اب تم جاؤ گے مانگنے، وہ سب ایک ساتھ بولے تھے

میرے سے لے لو یار میں ڈبل دے دیتا ہوں نہ، اس کی شکل دیکھنے والی تھی

نہیں یہ بات نہیں ہوئی تھی تم جاؤ گے لینے،

پلیز نہ میں کھانے کا بل دے دوں گا،

نہیں وہ میں خود دے دوں گا، شہر یار بولا

تم تو یہ نہ ہی کہو چودھری، وہ اس کو چودھری بولتے تھے دیکھو جانا تو پڑے گا، عالیہ بولی

رئیسہ بس ہادی کی شکل انجوائے کر رہی تھی

ٹھیک ہے بتاؤ کتنے لاؤں، اس نے ہار مان لی

ایک سو گیارہ روپے، رئیسہ اب بولی تھی

دس کر لو اب میں ایک روپہ مانگوں گا یار، اس کی شکل سے لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گا

بس اور یہ والٹ دے کر جاؤ،

بری سی شکل بنا کر اپنا والٹ دیا اور جانے لگا

رو کو میں اس کے ساتھ جاتی ہوں کیا پتا یہ واپس ہی نہ آئے، رئیسہ اس کے ساتھ گئی

اب ایسی بھی بات نہیں ہے،

لڑکیوں کی طرح منہ بنانا بند کرو اور کام کرو،

وہ ایک طرف ہو کر اسکو دیکھنے لگ

سنے مس... ایکس کیوز مس، وہ دس منٹ سے اس طرح لگا رہا

تم کیا جوب انٹرویو کے لیے آئے ہو وو اللہ کے بندے پیسے مانگنے ہیں، تنگ آکر رئیسہ نے اس کو بولا

مجھے کیا پتا کیسے مانگتے ہیں میں کو سا انٹرنیشنل لیول پر مانگتا ہوں، وہ بگڑ کر بولا

تو سیکھ لینا تھا نہ والد صاحب سے، وہ بھی اس طرح بولی

ہاں ابھی لوگوں کو پتا چلا نہ تو شام تک ٹرینڈ چلے گا ایم این اے کا بیٹا لاہور میں بھیگ مانگ رہا ہے،

Clubb of Quality Content

ریلکس بھئی تمہارے والد صاحب بھی تو مانگتے ہیں ہر پانچ سال بعد، وہ بحث میں لگ گئے

کیا مطلب ہے تمہارا، وہ کمر پر بازو رکھ کر کھڑا ہو گیا

تم صحیح نام روشن کرو گے ان کا نام چلو میں مدد کرتی ہوں تمہاری، خوش دلی سے آفر پیش کی

بات سنے ہم مانگنے والے نہیں ہیں نہ ہمارا شوق ہے مانگنے کا ہمیں بس ضرورت ہے پیسوں ہے، وہ دونوں ایک گروپ کے پاس کھڑے تھے

دیکھیں یہ ایم این اے کا بیٹا ہے سرچ کر لے بے شک آپ کی گلی پکی کرا دے گا، انہوں نے کچھ پیسے ان کو دیئے اور آگے چلے گئے

، تم نے ان سے جھوٹ کیوں بولا،

کیا تم ایم این اے کے بیٹے نہیں ہو، رئیسہ نے حیرانی سے پوچھا

ہوں بھئی پر گلی پکی کرنے کا کیا مقصد ہے،

چھوڑو ویسے بھی یہ لوگ اتنی اپنے گھر والوں کی نہیں مانتے جتنی سیاست دان کی مانتے ہیں اور سیاست دان بھی ویسے جہاں پھنستے ہیں وہاں مذہب کا تڑکا لگا دیتے ہیں۔

واقعی اتنی فرمابرداری میں اپنے ڈیڈ کی نہیں کرتا جتنی یہ لوگ کرتے ہیں،

کسی کا عروج کسی کا زوال ہوتا ہے اور لوگ یہ بات بھول گئے ہیں اس ملک اور عوام کے ساتھ مخلص لوگ کب کے سپرد خاک ہو گئے ہیں،

یہ قوم کم ظرف ہے، ہادی نے تبصرہ کیا

انہوں نے بہت سے لوگوں سے پیسہ لیے اور اب وہ ایک طرف زمین پر بیٹھ کر گن رہے تھے اس دوران کوئی چلتا ہوں چند پیسے رکھ کر چلا گیا وہ کبھی پیسوں کو دیکھتے کبھی اس طرف جہاں وہ شخص گیا تھا ایک دم سے ان دونوں کے قہقہوں کی آوازیں دور تک گونجی۔

۔ ہم نے فضول میں اتنی محنت کی، رئیسہ ہنستے ہوئے بولی

ہاں نہ ہماری شکل سے ہی غریبی چھلکتی ہے۔

بینسن مین لوگ لگتے ہیں ہم تو، وہ پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم دونوں نے اتنا وقت لگا دیا دیکھو شہریار کیا لگ رہا ہے۔

وہ اس وقت دیوان خاص میں موجود تھے اور شہریار بادشاہوں کا لباس پہن کر چلنے کی کوشش کر رہا تھا بہت ہمت کر کے وہ ان تک آیا تھا۔

دیکھو لگ رہا ہوں نہ میں صلاح الدین اکبر، وہ بہت جوش سے بولا

وہ سب ایک ساتھ ہنس دیے "صلاح الدین اکبر نہیں" جلال الدین اکبر" تھا وہ کوتے انسان یہ پکا چولے دے کر پڑھا ہے، ہادی بولا (پنجابی زبان کا مشہور طنز پہلے لوگ پڑھائی کے لیے مکئی کے دانے استادوں کو فیس کے طور پر دیتے تھے)

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پانچوں ابھی مونال ریسٹورنٹ کے اوپن ایئر میں موجود تھے جہاں سے لاہور رات کے وقت اور حسین لگتا تھا آج سارا دن اتنی جگہوں پر پیسے برباد کرنے کے بعد

تم لوگ یہاں کا بل دے سکتے ہو کیا، عالیہ نے سوال کیا۔

مجھے کیا شہر یار نے بولا تھا وہ دے گا آج کا بل، ہادی بری الزام ہو گیا

اور میں اس کی مدد کی تو میں بھی نہیں دوں گی شہر یار نے کہا تھا وہ دے گا، رئیسہ بولی

غریبوں اب تم سب ہلکے میں لے رہے ہو چودھری کو آج کا کھانا میری طرف سے کبھی کبھی غریبوں کا بھلا کر دینا چاہیے۔

ان سب نے پہلی بات پر زیادہ دیہان اور اوڈر دینے لگے کافی سارا کھانا کھانے کے بعد وہ اب اپنا جوس پی رہے تھے، ویڑنے بل ٹیبل پر رکھا اور چلا گیا

یار میرا کارڈ میرے پاس نہیں ہے، شہریار کی آواز سب نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا

عالیہ اور رئیسہ دوسرے ٹیبل پر لگا شو دیکھ رہی تھی وہ شواب ان کی ٹیبل پر لگنے کا وقت تھا عنایہ جوس کی وجہ سے بری طرح سے کھانسی کرنے لگی اور بادی بلکل فریز ہو گیا.. دیکھو اگر یہ پرینک ہے تو پلیز ابھی موڈ نہیں ہے گھر جانا ہے ہمیں،

میں مذاق نہیں کر رہا ہوں تم سب کے پاس ہوں گئے نہ مل کر دے دیتے ہیں نہ، شہریار معصومیت سے بولا

مجھے برتن دھونے آتے ہیں، رئیسہ نے سفید جھنڈا لہرایا۔

اتنے مہنگے ریسٹورنٹ میں برتن دھونے کی آفر نہیں ہو گی، شہریار بولا

تو وہاں جانا تھا جہاں برتن دھونے کے آفر اویلیبل ہو، عنایہ نے بگڑ کر جواب دیا

میں کھانے کا بل نہ دینے کی وجہ سے پولیس سٹیشن نہیں جانا چاہتی ہوں کسی کو بھی کال کرو شہریار حل کرو یہ مسئلہ، اب عالیہ بولی تھی

ہاں نہ کم سے کم تین سو دو (302) کا پرچہ تو ہو نہ، رئیسہ اسکی بات سے متفق تھی

(منشیات کا کیس) بھی چلے گا، عنایہ کی آواز C9

اور میں ضمانت کی فیس کیش میں لوں گا چیک کینسل بھی ہو سکتا ہے، ہادی نے آفر دی

تم ان سب کو چھوڑو اگر تم پر ایف آئی آر ہوئی تو مجھے بولنا۔دوست کی ضمانت وہ بھی فری،
شہریار نے آفر دی

پھر لوگوں نے کہنا تھا وکیل صاحب ضمانت کرنے آئے تھے ضمانت تو ہوئی نہیں چار پانچ
پرچہ ہو گے ثبوت کے طور پر سکرین شاٹ پیش کیے تھے،ہادی بولا۔

تم سب آئے نہ ضمانت کا تو پتا نہیں انکاونٹر ضرور ہو جائے گا میرا

یہ تو اور بھی اچھا ضمانت کے پیسوں کی بریانی بن جائے گی مسئلہ ہی ختم،رئیسہ امپریس
ہوئی اس کی بات سے

ہاں ہم نے کیس کر کے ویسے بھی تو ہار ہے جانا ہے تو پہلے ہی سہی پیسے اور وقت دونوں
برباد نہیں ہو گا نہ،عنایہ نے تصدیق چاہی

پہلے یہاں کا بل تو دو پھر وفات کی روٹی بھی پکا لینا، وہ جل کر بولی

سب نے اپنے پیسے ٹیبل پر رکھے اس میں رئیسہ اور ہادی کی مانگے ہوئے بہت سے دس کے نوٹ اور سکے تھے

یہ کیا ہے، شہریار حیرانی سے بولا

خون پسینے کی کمائی ہے ہماری لینے ہے تو لو نہیں تو واپس کرو، رئیسہ تیار تھی کب وہ منع کرے اور وہ پیسے اٹھائے

Clubb of Quality Content

وہ خاموش ہو گیا اور کوئی راستہ نہیں تھا سب کے پیسے ملا کر بھی وہ پورے نہیں ہوئے تھے شہریار کے کوشش کرنے کے بعد اب وہ پانچوں ایپرل پہنے برتنوں کے پہاڑ کے سامنے موجود تھے۔

چودھری صاب یہاں آئے زرا صابن لگائے برتنوں کو، رئیسہ اس کی طرف مڑی

جو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ تھا **"میں نے تو نہیں بولا تھا موجود برتن دھونے آتے ہیں"**، اس نے بے نیازی سے جواب دیا

اور یہ کس نے کہا تھا اتنے مہنگے ریسٹورنٹ میں یہ آفر نہیں ہو گی، عنایہ نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

کاش یہاں سیٹل کا کلاس ہوتا تو تم ابھی ہاسپٹل ہوتے، رئیسہ بول کر ایک طرف کھڑی ہو گئی یہ اشارا تھا وہ اب نہیں کرے گی

اب وہ سب ایک طرف کھڑے ہو گئے اور چودھری صاحب برتن دھونے میں مصروف تھے اور سب اس کے دھلے برتنوں میں نقص نکلنے میں

میری توبہ اب میں دوبارہ کہی باہر کھانا کھاؤ اتنے پیسوں میں تو بندہ نکاح کر لے اپنا، بس آنکھوں سے آنسو آنے کی کمی تھی۔

Clubb of Quality Content

اس کے لیے لڑکی بھی چاہیے ہوتی ہے اور جتنے پیسے تم نے دینے تھے اتنے میں تو آج کل کے مولوی نے کلمہ بھی پورے نہیں پڑھنے تھے، ہادی جواب میں بولا۔

کاش یہاں واقعی کوئی سٹیل کا کلاس ہوتا، وہ اونچی آواز میں بڑبڑایا

اس کے انداز اور لہجے پر وہ سب ہنسنے لگے

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج آفس نہیں گے کیا؟ احمر نے زاویار کو دیکھتے ہی سوال کیا۔

گھر نظر آ رہا ہوں مطلب نہیں گیا نہ، بے زار لہجہ

تو آرام سے بول لو بھئی شکل پر بارہ کیوں بجے ہیں،

چھوڑو تم بتاؤ کیسے ہو گھر میں سب ٹھیک ہے،

ہاں شکر اللہ کا پھر سے دماغ کام نہیں کر رہا یا ہاتھ کام نہیں کر رہے، ہر طرف موجود بکھری چیزوں کو دیکھا

نہ ہاتھ کام کر رہے ہیں نہ دماغ میں تنگ آگیا ہوں اس سب سے،

کورٹ میں کچھ ہوا ہے کیا، اندازہ لگایا

نہیں کچھ خاص نہیں وہی روز کا تماشا

ہاا... پھر کسی اہم کردار کا کیس چل رہا ہے اور وہی عوام، احمر نے سرد آہ لی۔

مجھے سمجھ نہیں ان سب سیاست دانوں کی وجہ سے ہماری زندگی کا نظام کیوں خراب ہوتا، اور سخت بیزار لگ رہا تھا۔

کیونکہ ہم کرنے دیتے ہیں اور اگر لوگوں کو یہ لگتا ہے کہ سیاست دانوں کے پیچھے بھاگنے سے ان کے حالات بدل سکتے ہیں تو یہ جہالت کا بلند ترین مقام ہے۔

وہ لوگ جو اپنے ماں باپ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے ان کو لگتا یہ وہ اپنے لیڈر کے ساتھ کھڑے رہے گے، احمراب اس کی رکھی چیزوں سے مصروف ہو گیا اور زاویار اس کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھنے لگا۔

مجھے لگتا ہے ان سب کو کسی اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے، جس کے گھر میں ایک وقت کے لیے چار طرح کے کھانے تیار ہوتے ہوں وہ تمہاری بھوک کی فکر کرے گا بھی کیوں آخر۔

ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا کچھ ہوتے ہیں جو واقع حالات بدل سکتے ہیں اور کچھ بدلنا جانتے ہیں، احمد نے مصروف انداز میں جواب دیا

اور وہ انقلاب کی جنگ ایک پلیٹ چاول اور چند پیسوں پر بدل کیوں جاتی ہے، سوال کیا

وہ ایک پلیٹ چاول کے لیے کوئی تین دنوں سے ترس رہا ہوتا ہے اور وہ چند کاغذ کے ٹکڑے اس کے گھر والوں کو ایک وقت کا کھانا دے دیتے ہیں، وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

اور ان سب میں جس کی زندگی ضائع ہوتی ہے اس کے گھر والوں کا کیا؟

تب بھی فائدہ ہے جو زندہ کچھ نہیں دیتا تھا وہ مردہ پیسے دے گیا، سکون سے کہا

مردوں کا سود کرنے والا مسیحا انسان نہیں ہوتا، اس کے لہجہ عجیب تھا

اگر مردوں کا سود کرنے والا انسان نہیں ہوتا تو مردوں پر سود کرنے والے اس کے گھر کے لوگ بھی انسان نہیں ہوتے، کافی دیر خاموش رہنے کے بعد احمر کی آواز آئی

حالات انسانوں کے بدلہ کرتے ہیں آدم خوروں کے نہیں۔ مرے ہوئے انسان کی قیمت وصول کرنا یا دینا کہاں کا دکھ یا ہمدردی ہے،

"نہ سیاست دان مظلوم ہے نہ عوام یہاں پر کوئی ظالم ہے جس کو جینا مواقع ملتا ہے وہ اتنا ظلم کرتا ہے اور ظالموں پر اللہ رحم نہیں کرتا"، زاویار نے تجزیہ پیش کیا

احمر کام چھوڑ کر اب ہاتھ صاف کرنے کے لیے اٹھا زاویار نے ایک نظر اس کے کام کو دیکھ اور پاس پڑی سیاہ رنگ کی ڈبی اس کو دے ماری

تمہارا بیڑا غرق ہو زاویار پتا نہیں ایسے کون سے گناہ تھے جس کے بدلے میں مجھے تم جیسا سالا ملا، وہ سیاہ رنگ اس کی شرٹ خراب کر گیا تھا

۔اور پتا نہیں میری عقل کہاں گئی تھی جو میں تم جیسے کو اپنی بہن کا رشتہ دے دیا، اسی کے لہجہ میں جواب دیا

۔ ساری شرٹ خراب کر دی مر جاؤ تم ٹائم نکال کر، وہ غصے بولتا واش روم کی طرف بڑا

یقین کرو جس دن تم مرو گے نہ ادھے لاہور کو دعوت دوں گا میں،اس کا دل کر رہا دو بارہ اس کو کچھ دے مارے

انتظار کی کیا ضرورت ہے تمہاری یہ بات سن کے ویسے مجھے کچھ ہو رہا ہے،اور اونچی آواز میں بولا

یہاں نہیں مرنا پلیز میرا زرا موڈ نہیں تمہاری شکل اور دیکھنے کا،

جا رہا ہوں وڑو پانڈے میں (برتن میں منہ دینا) تم اور تمہارا موڈ،اور باہر کی طرف بڑا

جاؤ اور گھر نہ آنا دوبارہ میرے مہربانی ہو گی بہت

اس کو آواز پر احمر نے پوری طاقت سے دروازہ مارا اور چلا گیا

۔ تمہارے والد صاحب نے پیسے دیے ہیں اس کے دوبارہ گھر آئے نہ میرے تو کیس کر دوں گا تم پہ میں، وہ زور سے چلایا

☆☆☆☆☆☆☆☆

دور کہی فجر کی آذانوں کی آواز گونج رہی تھی بار بار موبائل بجنے پر اس نے ادھر ادھر ہاتھ مار کر فون تلاش کیا ہلکی سی انکھیں کھول کر کالر آئی ڈی دیکھی اور فون کو کان سے لگایا ایسی کیا تبدیلی آگئی پاکستان میں جو آپ مجھے اتنی صبح کال کر رہے ہیں پروفیسر، وہ خمار آلودہ آواز میں بولی

Clubb of Quality Content

آپ کو پاکستان کی نئی وزیر اعظم منتخب کیا گیا ہے حلف برداری کے لیے کال کی اگر گستاخی معاف ہو تو آسکتی ہے آپ، وہ طنزیہ انداز میں بولے

نہیں ابھی موڈ نہیں ہے صدر صاحب سے کہے انتظار کرے،

رئیسہ اٹھو زاویار کی کال آئی تھی وہ راضی ہو گیا ہے آج کورٹ جا کر بات کر لینا، اب انداز نارمل تھا

پر پھر بھی اتنی صبح کون کال کر کے یہ سب کرتا ہے،

تمہارے وکیل صاحب، انہوں نے مزید بات سنیں بنا کال کاٹ دی

میرے وکیل صاحب عمر ہو گئی ہے انکل کی لگتا ہے، فون کو دیکھ کر بولا اور سونے لگی

اٹھا نہیں جا یار اگر اس کو عورت کی طرح موڈ سونگ کی عادت ہوئی تو خود سے باتیں کرتی وہ واشروم میں چلی گئی

وضو کر کے نماز پڑھنے کے بعد وہ تیار ہونے لگی اس نے کبھی پانچ نمازیں پوری نہیں پڑھی تھی کراچی سے آنے کے بعد وہ تین نمازیں بھی درمیان سے چلی گئی تھی وہ با عمل مسلمان نہیں تھی پر اللہ سے ناشکری اس کی تربیت میں نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اس وقت ہائی کورٹ کے باہر موجود یہاں وہاں ٹہل رہی تھی بال باندھے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے پرنٹ والا ڈارک براؤن کرتا پہنے سکن کوٹ پہنے وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

اتنی صبح تو اس کورٹ کا جمعدار نہیں آتا ہوگا جتنی جلدی میں آگئی ہوں... سردی کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں کو گرم کرنے کی کوشش کر رہی تھی

نو بجے اس کو پراسیکیوٹر کی گاڑی نظر آئی اتنی وقت کی پابندی پکا ان کے والد صاحب واپڈا کی ایمپلائی رہے ہوں گے

اسلام وعلیکم، وہ اس کے پیچھے آفس پہنچی۔

وعلیکم السلام، وہ حیران ہوا اور پھر سنبھل کر بولا

کیا نام ہے آپ کا محترمہ، وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا

رئیسہ ارسلان احمد... بندے میں کوئی مینرز بھی ہوتے ہیں بیٹھنے کا بول دے، دوسری بات خود سے کہی

تو محترمہ رئیسہ آپ کو سارا پاکستان چھوڑ کی یہی آفس کیوں ملا،

کیونکہ آپ ہینڈ سم ہیں، وہ بے اختیار بولی

کیا مطلب آپ کا، اسے الفاظ ہضم نہیں ہوئے

اہ. میرا مطلب وہ آپ نے کہا تھا نہ آپ رشوت نہیں لیتے اور ڈی سی کے پاس آنے والا ہر بندہ ایمانداری ہوتا ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ طنز تھا، کیونکہ حقیقت وہ بھی جانتا تھا

نہیں تجزیہ بول دو بیٹھنے کا ترانہ پڑھوانا ہے کیا،

توڑی سی کا آفس سے جوب کیوں چھوڑی،

بس وہاں اب کوئی کام نہیں تھا مطلب کا، اب وہ بنا اجازت کے اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی

ایسا بھی کیا ہو گیا تھا وہاں، وہ سوالوں سے اس کو زچ کر رہا تھا کی وہ دوبارہ نہ آئے

کیا آپ شادی ہوئی ہے،

اس بات کا یہاں کیا مقصد اور میں آپ کو اپنی پرسنل معلومات کیوں دوں، اس کو برا لگا تھا

میں نے جوب کیوں چھوڑی اس کی وجہ میں آپ کو کیوں بتاؤ یہ میری پرسنل معلومات ہے نہ، اس کی انداز میں جواب دیا

واٹ ایور آپ کی توڑ گری بھی مکمل نہیں ہوئی نہ تو آپ یہ سب ابھی چھوڑ دیں محترمہ آپ سے نہیں ہو گا، وہ کام کرنے لگا کیا

یہ طنز تھا، اس کو لگا نہیں تھا یہ طنز ہی تھا۔

نہیں تجزیہ، زاویار نے اس کا چہرہ دیکھ کر ہونٹ دبا کر سر جھکا لیا

آپ جائے کل سے آیئے گا، جواب نہ آنے پر اس نے کہا

تو کیا اتنی صبح صبح آپ نے انٹرویو کرنا تھا میرا، وہ ضبط سے بولی کیا

یہ آپ کو انٹرویو لگا محترمہ، اس کو لگ رہا تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آآہ...اوکے کل آجاؤ گئی، سرد آہ لے کر جواب دیا اور باہر نکل گئی

تھوڑا اور رووڈ ہونا چاہیے تھا، چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس نے سوچا

☆☆☆☆☆☆☆☆

ملک ہاوس

یہ احمر کا گھر تھا، گھر کہنے سے بہتر چھوٹی سی جنت اس گھر میں تین لوگ مقیم تھے منتہا احمر، احمر کی بیوی اور اس کا بیٹا احمر کے والدین کی علیحد گی کے بعد اس کی والدہ باہر چلی گئی وہ ایک ڈاکٹر تھی اور اس کے والد احمر کو علم نہیں تھا نہ اس کی ماما نے کبھی بتایا احمر زاویار کا بہنوئی اور بیسٹ فرینڈ تھا اور کہی نہ کہی زاویار کا استاد بھی۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو منتہا تیار سی اس کے سامنے موجود تھی۔

کیسی لگ رہی ہوں میں، خوشی اور تجسس سے پوچھا۔

اتنی کہ آپ کا شوہر آپ کے لیے ستر حوریں قربان کر سکتا ہے

آپ میرے ہوتے ہوئے حوروں کو دیکھے گئے، وہ پتا نہیں کیا سنا چاہ رہی تھی،

نہیں میں ستر حوریں کہ ہوتے ہوئے بھی آپ کو دیکھوں گا، اس کے لہجہ میں احترام تھا
وہ اس جواب پر ہنس دی

کہاں ہے یہ سنو وائٹ کا بونا آج آیا نہیں باہر، منتہا کو لیے اندر آیا

دیا۔ آجائے گا ابھی، وہ باہر لاؤنج میں بیٹھ گئے احمر نے اپنا سر منتہا کے کندھے پر رکھ

بابا یہ میری ماما ہیں، اس نے بولتے ساتھ اپنے ہاتھوں سے اس کا سر سیڈ پر کیا اور خود گود میں بیٹھ گیا

تم سے پہلے یہ بیوی ہے میری، اس نے گھور کر کہا

ماما تو میری ہیں نہ، وہ اترا کر بولا۔

مجھے پتا ہوتا یہ ایسا ہو گا تو میں اس کو گھر ہی نہ لاتا ہاسپٹل سے،

مجھے پتا ہوتا میرے بابا آپ ہو گے تو میں بھی نہیں آتا دنیا میں، احمر اس کی شکل دیکھتا رہ گیا

بری بات بابا بڑے ہیں آپ سے، منتہا نے مشکل سے ہنسی کنڑول کی

گھمایں۔ تو میں بھی بچہ ہوں، اس نے معصومیت سے آنکھیں

ہنہ بچہ ہے یہ اس کے جیسا ایک اور ہوا تو احمر اس گھر سے بے دخل ہو گا، وہ بڑبڑاتا کمرے میں چلا گیا

اس اپنے پیچھے سے منتہا کو ہنسی سنائی دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تم گھر نہیں گئی آج ابھی تک، پروفیسر حماد کی نظر رئیسہ پر گئی جو سیڑھیوں پر بیٹھی لیپ ٹوپ پر مصروف تھی

نہیں وہ بس جانے ہی لگی تھی، سر اٹھا کر جواب دیا

کھانا کھایا تھا، ان کے لہجہ میں فکر تھی

نہیں وہ خیال نہیں آیا ابھی کر لوں گی میں بس ہونے والی ہوں فری،

آؤ آج رات کا کھانا ساتھ کھاتے ہیں،

آپ کی طبعیت سہی ہے انکل آپ سچ کہہ رہے ہیں، وہ حیران ہوئی

ہاں طبعیت بھی سہی ہے اور نیت بھی،

کہا جانا ہے، اسے کچھ دن پہلے کا کھانا بولا نہیں تھا

اچھی سی جگہ کوئی بھی،

اچھی سی جگہ پہ کوئی، اچھی جگہ رہنے دے کوئی بھی عام کی جگہ چلتے ہیں،

کیوں اچھی جگہ میں کیا مسئلہ ہے، اس کی بات غیر متوقع تھی

وہاں برتن کم ہوتے ہیں نہ اس لیے، وہ کسی خیال کے تحت بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہو،

کچھ نہیں چلے اچھی جگہ چلتے ہیں، وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھی

آپ کی پاس کریڈٹ کارڈ ہے نہ، وہ پیچھے چلتی بولی ہے، وہ گاڑی تک پہنچ گئے تھے

" آپ کے پاس والٹ ہے جس میں پیسے بھی ہوں"، گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ تصدیق کی

ظاہر سی بات ہے کریڈٹ کارڈ بھی ہے والٹ بھی ہے وہ بھی پیسوں والا ہو کیا گیا آج تمہیں، وہ حیران انداز میں بول کر اس کو دیکھنے لگے

کچھ نہیں چلے ایسے ہی بس پوچھا، وہ بات ٹال کر گاڑی میں بیٹھ گئی

Clubb of Quality Content

وہ اس وقت نارمل سے ریسٹورنٹ میں موجود تھے جہاں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں تھی اور کھانے کا انتظار کرنے لگے رئیسہ ابھی بھی لیپ ٹاپ پر لگی تھی

ایسا کیا کام آگیا آج، وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

روکے دیکھاتی ہوں آپ کو، بولتے ساتھ لیپ ٹوپ پروفیسر کی طرف کیا

یہ کون ہے اور تمہارا اس سے کیا کام، اس نظر اس کو دیکھ کر دوبارہ سوال کیا

آپ پڑھے تو سہی مزہ آئے گا، وہ ان کی طرف دیکھنے لگی

وہ جیسے جیسے پڑھتے جارہے تھے ان کے تاثرات سے لگ رہا تھا وہ متاثر ہوئے تھے

اتنا صاف ریکارڈ کیا بات ہے

یہ ہی تو بات مزے کی ہے یہ انسان "آئی پی پیز" کے ساتھ کام کرتا ہے اور اتنا صاف ریکارڈ ہونا حیرانی کی بات ہے نہ،

یا تو یہ بندہ واقع اتنا صاف ہے یا اس کے باپ کے تعلقات بہت ہیں، تم نے کہا دیکھا اور معلومات کہاں سے ملی

کورٹ میں دیکھا تھا اس کو اور کورٹ کے چائے والے کے پاس نادرا کے بندے سے زیادہ معلومات ہوتی ہے،

وہ تو ٹھیک ہے پر تمہارا آئی پی پیز سے کیا مطلب اور یہ انسان کیا کر سکتا ہے تمارے لیے، وہ ابھی بھی کنفیوز تھے

ہے اور یہ اس شخص کا کیس میرے لیے شہرت کی دوسری سیڑھی ہے، وہ ساتھ ساتھ کھانا کھا رہے تھے

زندہ یا مردہ اور جن کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں وہ اس پر کیس کیوں ہونے دے گئے،

ان کے لہجہ میں تجسس تھا

امیر پیسے کے سوا کسی کے سگے نہیں ہوتے انکل اور میں اس کا برتھ سرٹیفکیٹ بنایا تھا نہ

ڈیڈ سرٹیفکیٹ ڈے سے مطلب ہے مجھے،اس کے لہجہ میں انتہا کی بے نیازی تھی۔

اور اگر کسی کو تمہاری موت فائدہ دیتی ہوئی تو،

اس ملک میں لاشوں پر سیاست کرنا بہت پرانا رواج ہے اور اگر کسی کو میری موت فائدہ

دے گئی نہ تو میں اس کو اپنے قتل کے لیے چھوڑ دوں گی،وہ کھانا کھاتی مزے سے بولی

ہاں بشرطیکہ تم اس انسان کو اس قابل چھوڑوں کہ کوئی بھی قانون اس پر مقدمہ کر سکے،

پتہ نہیں انہوں نے پوچھا تھا یا بتایا تھا پر رئیسہ جواب میں ہنس دی

☆☆☆☆☆☆☆☆

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسلام و علیکم پر اسیکیوٹر، زاویار نے آواز پر سر اٹھا کر دیکھا آپ لیٹ ہیں محترمہ، ہاتھ میں موجود گھڑی کی طرف دیکھا لوگ بس

انٹر ویو والے دن ہی وقت سے پہلے آتے ہیں محترم، طنزیہ انداز

واٹ ایور، زاویار نے آنکھیں گھومئی وہ فائلز پڑھو بیٹھ کر سیڈ پر پڑی ڈھیر ساری فائلز کی طرف اشارہ کیا۔

پر یہ ایف آئی آر ہیں ان کو پڑھ کر کیا ہو گا، اس نے دو تین فائلز کھول کر دیکھی

ہاں تو محترمہ جوب کے پہلے دن ایسے ہی کام کیے جاتے ہیں آپ کو پتہ نہیں تھا کیا پہلے،

اب آپ یہ سب جان بوجھ کر رہے ہیں، وہ بگڑ کر بولی

ہاں تو کر رہا ہوں آپ کو نہیں پسند تو نہ کرنے آپ، وہ بے نیازی سے بولا

رئیسہ نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور فائل کھول کر بیٹھ گئی

ڈیڈ، وہ بڑبڑا کر دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا

تھوڑی دیر بعد اس نے بچوں کی طرح اونچا اونچا پڑنا شروع کر دیا زاویار کچھ کہے بنا اپنا کام کرنے لگا

بات سنیں، وہ تجسس سے آگے ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سنائیں، زاویار مصروف انداز میں بول

پاکستان میں قتل کی سزا کیا ہے، رازداری سے بولا

کیوں آپ نے کرنا ہے کسی کا، اس کے سوال پر اس کی طرف متوجہ ہوا

خدا کا خوف کریں وکیل صاحب میں کیوں کرنے لگی کسی کا قتل میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی، وہ بگڑ کر بولی

حالانکہ آپ لاء کی سٹوڈنٹ تو آپ کو بہتر طریقے سے پتہ ہونا چاہیے، سوالیہ انداز۔

مجھے پتہ ہے میں بس تصدیق کر رہی تھی کہ اگر کوئی میرا قتل کرے تو میرے جانے کے بعد اس کو کیا سزا ہو گی،

آپ فکر نہیں کریں اگر آپ کسی کا قتل کریں گی تو میں آپ کی ضمانت کرا دوں گا اور اگر کوئی آپ کا قتل کرے گا تو اس کو زندگی سے ضمانت دے دیں گے، عام سا انداز

وہ متاثر ہوئی تھی یا لاجواب پر وہ خاموش ہو گئ تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

وواس وقت اپنے گھر میں موجود ہر طرح بکھری چیزیں دیکھ رہی تھی گہری سانس لے کر
اس نے اپنے بازو فولڈ کیے اور کام کرنے لگی وہ ادھے گھنٹے میں فری ہوئی

اب وہ کافی کے کپ کے ساتھ لیپ ٹاپ لیے بے مقصد انسٹا گرام سکرول کرنے لگی
تھوڑی دیر کے بعد اس کو افشاں وقار کے نام کا نوٹیفکیشن شو ہوا وہ اس کی کزن کی آئی ڈی تھی
اور ایک عرصے پہلے تھا اس کی بیسٹ فرینڈ وہ فیک ائی ڈی سے اس کا اکاؤنٹ دیکھتی تھی۔

اس کی موجود بیسٹ فرینڈ کی تصویریں اپلوڈ کی گئی تھی کہ اس کی عادت تھی ہر نئ آنے
والی بیسٹ فرینڈ کہ ساتھ پوسٹ کرنا اپنی پرانی دوستوں کی تصاویر اکاؤنٹ سے ڈیلیٹ کر دیتی
تھی نئ آنے والی دوست کے اعزاز کے طور پر اس اکاؤنٹ پر اس کے گھر والوں کی تصاویر
بھی پوسٹ ہوتی ہے اس کی موجودگی کے بنا ایک خوشحال فیملی۔

"تمھیں پتہ ہے مجھے ایک وقت تب لگتا تھا کہ قتل معاف کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام
ہے "وہ لاشعوری طور پر اس سے مخاطب تھی "پر تمہارے بدلنے کے بعد مجھے پتہ چلا

دوستوں کا دھوکا معاف کر زیادہ مشکل ہے انسان دوستوں کو قتل معاف کر سکتا ہے دھوکہ دینا نہیں" اس کی آنکھیں نم تھی

تمہیں لگتا میں تمہاری جگہ آج تک کسی کو اس لیے نہیں دی کہ تم مجھے عزیز تھی بلکہ اس لیے نہیں دی کہ تمہارے بعد میرا انسانیت اور دوستی سے یقین اٹھا گیا

"اور پھر لوگ کہتے ہیں نا آج کے زمانے میں معجزات کبھی کبھی ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ زندگی اور دوبارہ یقین جیسے معجزات تو بہت کم ہوا کرتے ہیں" گیلی سانس لے کر اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی جو شاید مشکل کام تھا

Clubb of Quality Content!

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام و علیکم، اگلی صبح وہ پھر کورٹ میں موجود تھی خوش گوار موڈ کے ساتھ

وعلیکم السلام...!! جواب دے کر زاویار دوبارہ کام کرنے لگا

آج کیا کرنا ہے،

وہی جو کل کیا تھا،

آخر ان فائلوں کو بے مقصد پڑھنے کا فائدہ کیا ہے وکیل صاحب، بیزار انداز

کیوں کہ میں کہہ رہا ہوں اس لیے آپ کو کرنا پڑے گا، وہ زچ کرنے والے انداز میں بولا

دیکھیں... اسکو زاویار کی کال کی وجہ سے خاموش ہونا پڑا اور مجبوراً فائلز کھول کر بیٹھ گئی

اس ڈی۔ سی کی تو، وہ کچھ الٹا سیدھا کہتا کہ رئیسہ کی وجہ سے اس کو خاموش ہونا پڑا

تو اب کیا کرنا ہے پھر، گہری سانس لی رئیسہ کا دیہان اس طرف ہی تھا

(کیا کرنا اب ایک ہی حل ہے اس سے مل کر بات کی جائے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے)

اور تمہیں کیا لگتا ہے وہ امیر باپ کی بگڑی اولاد مجھ سے ملے گا وہ بھی اس سلسلے میں،

(تمہیں کون کہہ رہا سب پہلے سے بتاؤ پہلے مل لو پھر کرنا یہ بات)

اور وہ کہاں ملے گا اس وقت، وہ اس حل سے کافی حد تک راضی تھا

(میں سنا تھا آج وہ لاہور آیا ہے فیکٹری میں کوشش کر کے دیکھ لو)

ہمم او کے دیکھتے ہیں، فون بند کر کے وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھا اور رئیسہ سے مخاطب ہوا

یہ ساری فائلز پڑھ کے جانی ہے اور یہ سب بکھراؤ نہ ہو، حکم دے کر وہ باہر کو چلا گیا

صاحب چائے کا بولا تھا آپ نے، وہاں کے پٹھان لڑکا چائے کے ساتھ اس کو آوازیں دینے لگا وہ بنا جواب دیے چلا گیا

اوئے بات سنو...!! رئیسہ نے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا

جی.. بی بی، وہ اس طرف مڑا

ایک بات تو بتاؤ،

پچاس روپے لوں گا مارا، جواب فوراً آیا۔

ااہ۔ہ پھر یہ لوگ کہتے ہیں ہمارے سیاستدان خراب ہے.. اچھا ٹھیک ہے،

نالز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں جی پوچھے کیا پوچھنا ہے،

یہ وکیل صاب کا ڈی۔سی کے ساتھ کیا چکر چل رہا ہے،

ویسے باجی تمہارا اس وکیل صاحب کے چکروں سے کیا مطلب ہے،

سو روپے لوں گی ماڑا پوچھنا ہے تو بولو، وہ اس کے انداز میں بولی

نہیں ماڑا رہنے دو تم یہ جو وکیل صاحب ہے نہ کسی ذوالفقار رضا کے بارے میں لگے ہوتے ہیں کوئی فیکڑی کا معاملہ ہے شاید قبضہ کیا ہوا ہے، وہ "ر" کو "ڑ" پڑتا تھا اور کچھ لاہوریوں کا اثر تھا۔

اس نے اپنی چیزیں لی اور ہر چیز ویسے چھوڑ کر باہر کو چلی گئی

باجی پیسے تو دیتی جاؤ، وہ پچھلے سے بولا۔

تم نے سنا نہیں رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں آگ میں ہے۔میں بچالیا تمہیں شکر ادا کرو میرا،

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کورٹ سے سیدھا کمشنر کے آفس گئی تھی پارکنگ میں کمشنر کی گاڑی موجود نہیں تھی اس لیے وہ پر سکون ہو گئی ہوتی بھی تو وہ اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا اس نے سوچا

راہداری میں چلتے ہوئے اس نے ایک شخص کو مخاطب کیا

سنو حیدر کہاں ہے،

وہ آفس میں ہوں گے، مصروف انداز میں جواب دیا

اپنے پاکمشنر کے،

وہ اس وقت کمشنر کے آفس میں ہیں، ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا وہ شکریہ بول کر چلی گئی

اسلام و علیکم، آفس میں اس کو دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام..!!، وہ آفس میں موجود فائلز ترتیب دینے میں مصروف تھا

خیریت آپ آج یہاں کیسے، حیران کن انداز

تجسس لے آیا اور کیا ہو سکتا ہو، وہ آرام سے ڈی۔سی کی کرسی پر بیٹھی تھی

ویسے جو آپ کر کے گئی تھی نہ چار دن تک کمشنر اپنا منہ چھپاتا پھرتا رہا، وہ اب اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

ہاں تو انسان نہ ایسے کام کرے کے منہ چھپانا پڑے ویسے ہے یہاں یہ کمشنر،

بیمار ہیں چھٹیوں پر گئے ہیں،

ہاا... بیمار ہیں کون سے والے، رئیسہ بولی

ظاہر ہے کوئی اور مل گئی ہو گی نہ، مدھم آواز

ہاں ورنہ اس جیسے کو کوئی اپنا باپ نہ بنائیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ یقین کریں اس طرح کا انسان ہے کہ چائے والے کے پیسے نہیں دیے آج تھا،

ٹینشن والی کیا بات ہے جانے سے پہلے سب کر کے جائے گا،

یہ چلا ہی نہ جائے اور دے ہی نہ دے پیسے کسی کہ مجھے تو لگتا اس کا ٹرانسفر یہاں سے سیدھا جنت دوزخ میں ہو گا،

ویسے میں نے سنا ہے کمشنر ایک بار پھر بِک گیا، اندھیرے میں تیر چلایا

ارے ہاں اور یقین کرے اس بار ڈالرز نہیں پاؤنڈز ملے ہیں کمشنر کو میں نے خود ان گناہگار ہاتھوں سے گنے ہیں، وہ اب اس کے سامنے کرسی پر موجود تھا وہ دونوں ایسے تھے جیسے وہ آفس ان کا اپنا ہو

پاؤنڈز سیریسلی پر دیے کس نے اور کس کام کے لیے،

کسی فیکٹری کے پرمٹ کے لیے ہاؤسنگ سوسائٹی میں ہے وہ ذوالفقار رضا کا بیٹا طلحہ ذوالفقار ہے جس کے لیے یہ ہو رہا ہے،

ہاؤسنگ سوسائٹی میں فیکٹری پر اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا تو اس کے لیے اتنے پیسے دینا بیوقوفی نہیں، عجیب سا لہجہ تھا اس کا

بیوقوفی کا تو پتا نہیں پر خواہشات فائدہ نقصان کہاں دیکھتی ہیں ہے اور یہ اس کے اکلوتے بیٹے کی خواہش ہے، وہ اب دوبارہ فائلز ترتیب دینے لگا

عجیب ہی کوئی مخلوق میں سے ہوگا ویسے یہ طلحہ ذوالفقار،

خیر عجیب کا تو پتا نہیں پر میں اس سے ملنے اور دیکھنے والوں سے سنا ہے "پاکستان کا ادھا حسن اس کی آنکھوں میں ہے"،

ہنہ اور دنیا کا حسن رئیسہ ارسلان احمد میں ہے، وہ اترا کر بولی اور باہر کو چلی گئی

اس کے انداز اور لہجے پر وہ ہنس دیا اور سرگوشی کی،

"no doubt"

اگر وہ اس کے سامنے یہ کہتا تو یقیناً وہ زندہ نہیں ہوتا..

☆☆☆☆☆☆☆☆

زاویار اس وقت لاہور کی ہاؤسنگ سوسائٹی میں زیر تعمیر عمارت کے سامنے موجود تھا جو کافی حد تک تیار تھی چند ایک کام جو اس کا مکمل ہونے والا تھا اس نے گاڑی پارک کی اور داخلی دروازے کی طرف بڑھا اس داخلی دروازے کے سامنے تین گاڑیاں موجود تھی جن میں سے ایک "بلیک رولز رائز" وہ اس سب کو اگنور کر کے اندر داخل ہوا (ظالم)

جب تک وہ اس کے آفس پہنچا اس کے انداز میں حیرانی تھی کیوں کہ کسی نے اس کو روکا نہیں تھا اور اسے اس سب کی امید نہیں تھی آفس پہنچ کر اس نے گلاس ڈور پر دستک دی اور اجازت کا انتظار کیے بنا اندر داخل ہوا آفس کا انٹیریئر بلیک براؤن کلر کا تھا گلاس وال اور پاور

چیئر والی دیوار پر دنیا کے کچھ حصے کا نقشہ بلیک گولڈن تھم میں بنا تھا اور اس کے سیڈ پر چھوٹے چھوٹے خانے جو کتابوں اور ڈیکوریشن پیس کے لیے تھے

ڈرک گرے کلر کا سوٹ پہنے وہ گلاس وال سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا دستک کی آواز پر وہ پلٹا اس کی سفید شرٹ کے دو بٹن کھلے تھے اس کے کوٹ کی پن پر مار خور بنا تھا۔

اسلام و علیکم ..!! مسٹر ملک، خوش گوار لہجے

و علیکم السلام مسٹر طلحہ ذوالفقار، وہ دونوں اب ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے

خیریت آج کہاں آنے کا مقصد کیا لے گئے آپ چائے یا کافی،

شاہد مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور شکریہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے اس سب کا،

ویسے آپ اس پبلک پر اسیکیوٹر ہیں نہ، وہ ڈرا سے سگار نکال کر اس میں مصروف ہو گیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں پبلک پراسیکیوٹر ہوں پر میں یہاں اس لحاظ سے نہیں...اس کو خاموش ہونا پڑا

مجھے انداز ہے آپ پبلک پراسیکیوٹر ہیں سوشل ورکر نہیں تو پھر اس سب کا مقصد، وہ اس کے ادارے سے بے خبر نہیں تھا

پر پبلک تو دونوں طرف ہے نہ،

آپ جس پبلک کے لیے یہ سب کر رہے ہے کیا وہ آپ کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے آئے گی، سوالیہ انداز

اس بات کا مقصد، وہ عجیب طریقے سے بولا

Clubb of Quality Content

مطلب وہ لوگ نہیں آئے تو ان لوگوں پر وقت برباد کرنا چھوڑ دیں جو اپنے مسیحا کو مرنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ یہ سب ڈیل تھی، بولتے ہوئے اس کی گردن کی ہڈی حرکت کرتی ہوئی صاف دکھائی دیتی تھی

دیکھیں مجھے اس سب سے کوئی مطلب نہیں ہے، وہ اب بیزار ہونے لگا تھا

مطلب کہ بنا تو انسان بھی پیدا نہیں ہوتا مسٹر ملک آپ کیا سوچ کر بیٹھے ہیں، وہ مسکرایا

مجھے یہ سب سوچنے اور سمجھنے میں دلچسپی نہیں ہے پر میرا آپ کو مشورہ ہے اس سب کو ختم کرو نہیں تو نتیجہ کے ذمہ دار تم خود ہوگے، وہ ایک دم سے آپ سے تم پر آیا تھا

طلحہ نے دھواں ہوا میں چھوڑا

You know what Mr Malik...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"Opinion are the cheapest commodities on earth"

(رائے دنیا کی سب سے سستی چیز ہے)

اور واللہ عالم طلحہ ذوالفقار نے آج تک کبھی سستی چیز استعمال نہیں کی..!! آپ جا سکتا ہیں کیونکہ میرے پاس اس سب کا ٹائم نہیں ہے، بولتے ساتھ وہ فون میں مصروف ہو گیا

زاویار ضبط سے اٹھا کر چلا گیا مزید بحث کا فائدہ نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

☆☆☆☆☆☆☆☆

طلحہ کے آفس سے آنے کے بعد زاویار رش ڈرائیو نگ کرتے ہوئے احمر کے آفس آیا تھا

غصہ سے اس کے کان سرخ ہو رہے تھے

تمہیں کیا ہوا ہے، اس کا چہرہ دیکھ کر احمر نے فکر مندی سے پوچھا

تم سے پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے زاویار، اب اس کی آواز بلند تھی

تمارے اس کمپنی کے ملک کی وجہ سے ہوا ہے جو بھی ہوا ہے، وہ غصے سے بولا۔

اس شخص نے تمہارے کیا بگاڑا ہے، اب آواز میں سختی کم تھی۔

اس شخص کے بیٹے نے بگاڑ ہے، غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

آواز آہستہ رکھو اپنی گھر میں نہیں بیٹھے ہو،

ہاں تم اب یہی کہو گے پیسے جو ملتے ہیں تمہیں یہاں سے، وہ غصے میں کیا بول رہا تھا اس کو خود علم نہیں تھا

زاویار گھر جاؤ تمہارے دماغ خراب ہوا ہے، وہ ضبط سے بولا

دماغ میرا خراب ہوا یا اس شخص کے بیٹے کا، دوبارہ دروازے کی طرف اشارہ کیا جیسے وہ وہاں موجود ہو

میں نے کہا آواز آہستہ رکھو اپنی اور تم سے کس نے کہا تھا اس شخص کے بیٹے کی خاک چھاننے کو،

تمہیں انداز بھی ہے وہ کیا کر رہا ہے، حیران انداز

میری بلا سے جو مرضی تمہیں کیا مسئلہ اس کی زندگی ہے گزارنے دو اس کو،

وہ صرف اس کی زندگی کا سوال نہیں ہے احمر،

Clubb of Quality Content

جس کی بھی زندگی کا سوال تمہیں اس کیا مسئلہ ہے تم اپنی زندگی گزارو وہ اپنی گزار رہا اس کے اعمال کا حساب اس کا خود دینا تم نے اپنے اعمال کا کرنے دو جو کر رہا ہے تم کیوں پرائے معاملوں میں ٹانگ اڑا رہے ہو، وہ غصہ ہوا

وہ لوگوں کی فیملیز خراب کرے گا احمر، وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا

تم اپنی فیملی کی فکر کرو اگر اس سب مجھے کچھ ہوا تو پھر کر لینا اسے سے حساب، وہ کام دیکھنے لگا

تمہیں یہ پتا تھا پہلے سے،

زاویار سراب کے پیچھے مت بھاگو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا، وہ دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

تو مجھے مت سمجھاؤ میرے سوال کا جواب دو کیا یہ سب ہونے سے پہلے تمہیں پتا تھا احمر، وہ شدید غصے میں تھا

دیکھو زاویار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نصیحتیں کرنا بند کرو اور میرا سوال کا جواب دو، اس نے بلند آواز میں اس کی بات کاٹی

احمر نے گہری سانس لے کر اس کو دیکھا "ہاں"

Clubb of Quality Content

زاویار ایک لمحہ لے لیے سانس نہیں لے سکا وہ اس سب کو روکنے کے لیے اتنا ذلیل ہو رہا تھا اور احمر...

☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری
شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842